RFD E.P. No 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

جلد ۵ || ۷ ظہور ۱۳۳۵ ہش ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ ۷ اگست ۱۹۵۶ء نمبر ۲۹

خلافت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت ہے

اس سے وابستگی بڑی سعادت اور اس سے علیحدگی حد درجہ محرومی ہے

خلافت ثانیہ کا ۴۲ سالہ مبارک زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ اس عہدِ مسعود میں جماعت احمدیہ نے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اور جس طور سے آفاقِ عالم میں احمدیت کی آواز گونجنے لگی ہے۔ اپنے اور بیگانے اس کے معترف و آگاہ ہیں۔ ایسے واضح نشانِ صداقت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی سرپھرا اس بابرکت نظام سے روگردانی کرتا یا اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتا ہے تو بلاشبہ وہ اپنی ہی بدبختی کو آواز دیتا اور اپنی عاقبت کو خود برباد کرتا ہے۔

اس سلسلے میں وقت کے مختلف وقتوں میں فتنہ پرداز اُٹھے اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر وہ خلافتِ حقہ کا تو کچھ بگاڑ نہ سکے البتہ ان کے اپنے ہی گند ظاہر ہوئے اور بالآخر اپنے مقاصد میں ناکام و نامراد رہے

حال ہی میں پاکستان میں منافقین کی ایک نئی شرارت بگڑا کی گئی ہے اب ان کی کذب بیانیاں اور فتنہ انگیز بیان منصہ شہود پر آرہی ہیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل اس پرچہ میں شائع شدہ بیانات اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات سے ظاہر ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اس فتنہ کے پیچھے خواہ کس قدر بڑی طاقت یا منافقین کا کسی قدر بڑا منصوبہ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ ان کو نامراد کرے گا۔ اور پہلے کی طرح اپنے برحق خلیفہ کی تائید کریگا انشاء اللہ۔

ان معدودے چند افراد کو چھوڑ کر جن کے نام شقاوت ازلی لکھی جا چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعت ہی اپنے مقدس امام سے والہانہ محبت رکھتی ہے۔ اور جماعتی ترقی اور استحکام کے لئے ہمیشہ نظام خلافت سے وابستگی پر اعتقاد رکھتی ہے اور آپ کے ادنیٰ اشارے پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار ہے۔ اس مبارک عہد میں جماعت احمدیہ نے زندہ خدا کے صدہا زندہ نشانات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور آپ کی زیر قیادت خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی وہ سعادت پائی ہے کہ تمام دنیا کے اسلامی فرقے اس کے لئے ترس رہے ہیں۔ آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اس امام کا ہنگار کے ہاتھوں بلند سے بلند تر ہوتا جارہا ہے۔ اور ایک دنیا اس کی طرف دوڑی آرہی ہے۔

منافقین کے حالیہ فتنہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لرزہ خیز پیغام جو اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج ہے۔ جس جس جماعت اور افراد کی نظروں سے گزرے وہ فوری طور پر اس پر متوجہ ہوں۔ اور پھر آئندہ خدمت دین کے سلسلہ میں عملی طور پر اس بات کو ثابت کردیں کہ وہ اپنے عہدِ بیعت میں بالکل سچے اور اپنے اقرار پر قائم ہیں۔ الحمد کہ ایسے فتنہ پرداز عناصر سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کسی منافق کی وسوسہ انگیزی جماعت کے شیرازہ کو بکھیر نہیں سکتی اور تمام مومنین ہر ایسے شخص کی خلاف اسلام حرکات سے پوری طرح ہوشیار رہیں گے اور شیطان کو اپنی صفوں میں داخل ہونے اور جماعتی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا موقع نہ دینگے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ حضور ایدہ اللہ بخیریت مری تشریف لے آئے ہیں

احباب جماعت اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

لاہور ۳۰ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج حرارت کچھ زیادہ ہے۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی تا حال ناساز ہے۔

احباب ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیساتھ اخلاص و محبت اور عقیدت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے شدید نفرت و بیزاری کا اظہار

قادیان ۲۷ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مطبوعہ اخبار الفضل مجریہ ۲۵ جولائی ۵۶ء آج یہاں موصول ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد محترمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احباب کو پڑھ کر سنایا اور احباب جماعت نے متفقہ طور پر منافقین کے موجودہ فتنہ سے شدید نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے خلافت سے اخلاص و محبت و عقیدت کے عہد کی تجدید کی بعد میں جملہ درویشان کے دستخطوں سے اپنے پیارے امام کی خدمت میں ہدیہ عقیدت کا عریضہ تیار کرکے ارسال کیا گیا۔

نیز مورخہ ۲۹ جولائی ۵۶ء مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ بعد نماز عشاء میں اسی قسم کا عقیدت مندانہ ریزولیوشن پاس کرکے حضور اقدس کی خدمت میں ارسال کرنے کی منظوری دی گئی۔

مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ قادیان نے حسب ذیل الفاظ میں خلافت سے عقیدت مندی کا اظہار کیا:۔

"انصار اللہ کی قرار داد"

یہ اجلاس منافقین اور منکرین خلافت سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ان تمام بدبختوں سے جو کسی نہ کسی رنگ میں خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں۔ سخت بیزاری اور برأت کا اظہار کرتا ہے اور اپنے پیارے آقا مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی وفاداری اور خلافت سے کامل وابستگی کا عہد کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو جلد مٹانے کیلئے حضور کی تائید و نصرت فرمائے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کیساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بالآخر مکرم حاجی محمد دین صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار ارکان ممبران مجلس انصار اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کی قرار داد

لجنہ اماء اللہ قادیان نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۹ جولائی میں یہ قرار داد منظور کی:۔

"ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے فتنہ پرداز منافقین کے اعمال پر انتہائی نفرت و بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور یہ عہد کرتی ہیں کہ دشمنان خلافت کے ہر فتنہ اور کوشش کو ناکام بنانے اور حضور کی خلافت حقہ کی حفاظت کی خاطر ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں گی ہم نے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے بہت سے نشانات دیکھے ہیں۔ اور ہمیں کامل یقین ہے کہ سابق کی طرح اب بھی اور آئندہ بھی حضور کے دشمن ناکام و نامراد ہونگے۔ اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کی تائید و نصرت فرمائیگا انشاء اللہ۔ پیارے آقا! ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے آمین ثم آمین۔

"حضور کے زیر قیادت جماعت کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین اور اشاعتِ اسلام کی توفیق دے۔ آمین

(م - ح)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پینسٹھواں جلسہ سالانہ

بتاریخ

۱۲ / ۱۳ / ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

منعقد ہو رہا ہے

احباب خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو بھی ہمراہ لانے کی سعی فرمائیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رالا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ایک فتنہ پرداز شخص کے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ راولپنڈی کی طرف سے ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ وہ رپورٹ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو پیغام احباب جماعت کے نام ارسال فرمایا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرم میر صاحب افسر حفاظت نے مجھے کہا ہے کہ حضور اقدس کی خدمت میں لکھوں کہ راولپنڈی میں اللہ رکھا کو تم نے کس کے کہنے پر رکھا تھا؟ عرض ہے کہ گذشتہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے کہ انجمن احمدیہ راولپنڈی میں اللہ رکھا آیا۔ اور مہمان خانہ میں رہنے کے لئے کہا۔ میں نے جواب دیا کہ تم کو قادیان سے نکال دیا گیا تھا۔ اس لئے اس جگہ نہیں رہ سکتے۔ اس پر کہنے لگا مجھے معافی مل چکی ہے۔

(۱) خصوصیت سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا نام لیا کہ انہوں نے بھی مجھے ایک چٹھی امراء کے نام لکھ کر دی تھی۔ کہ معافی مل چکی ہے۔ لیکن اس وقت میرے پاس نہیں ہے

(۲) علاوہ اس کے اور بھی خاندان کے افراد کی چٹھیاں میرے پاس ہیں۔ ایک خط میاں عبدالوہاب صاحب عمر کا مجھے دکھایا۔ جس میں محبت بھرے الفاظ میں اللہ رکھا سے تعلقات کا اظہار کیا گیا تھا کہ ہم تو بھائیوں کی طرح ہیں اور امی جان تم کو بیٹوں کی طرح سمجھتی تھیں۔ یہ خط میں نے خود پڑھا تھا۔ اور اس سے میری تسلی ہوگئی۔ اور میں نے اسے احمدی خیال کر کے مہمان خانہ میں رہنے کی اجازت دیدی۔

(۳) راولپنڈی میں میرے پاس تین دن رہنے کے بعد کہنے لگا کہ مولوی علی محمد صاحب اجمیری (سیکرٹری رشد و اصلاح) میرے اپنے آدمی ہیں اس لئے میں وہاں جاتا ہوں۔ وہاں کئی دن رہا۔ اور اس دوران میں کھاتا رہا اور مختلف احمدیوں خصوصاً کرنل محمود صاحب کے گھر سے کھانا بھی کھاتا رہا

(۴) چند دنوں بعد اپنا تھوڑا سا سامان میرے پاس چھوڑ کر کہنے لگا کہ میں جماعتوں کا دورہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر کیمل پور۔ پشاور۔ مردان۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ اور بالاکوٹ تک تقریباً ڈیڑھ مہینہ پھرتا رہا۔ اب راولپنڈی اپنا سامان لینے کے لئے واپس آیا۔ چونکہ خاکسار مری تھا اس لئے اس جگہ آگیا۔ اور آج ہی راولپنڈی واپس آگیا ہے۔ اور جاتے ہوئے مندرجہ ذیل پتہ دے گیا ہے۔ نسبت روڈ [illegible] بر مکان غلام رسول ۲۵ لاہور۔ اور کہہ گیا کہ راولپنڈی سے ہو کر ربوہ جاؤں گا۔ اور وہاں چند دن رہنے کے بعد لاہور جاؤں گا۔

(۵) یہ خدا بہتر جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سچ اور صحیح لکھا ہے اور میں نے کسی چیز کو چھپایا نہیں ہے۔ اور میں نے اللہ رکھا سے یہ سلوک محض اس لئے کیا کہ وہ احمدی ہے۔ اور باقی علاوہ جو مکرم امیر صاحب راولپنڈی کو بھی ملتا رہا ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو اپنے پاس مت رکھو۔

نوٹ:۔ لاہور میں وہ اکثر بودھال بلڈنگ پر مکرم عبدالوہاب صاحب عمر اور حافظ اعظم صاحب کے پاس رہتا ہے۔

اس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میرے تعلقات حافظ مختار احمد صاحب اور مولوی خورشید احمد صاحب منیر مربی لاہور۔ اور قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر سرحد کے ساتھ گہرے ہیں۔

والسلام

حضور کا ادنیٰ غلام

دستخط (محمد صدیق شاہد مربی۔ مری)

۵۶-۷-۲۲

حضور ایدہ اللہ کا پیغام

اللہ رکھا وہ شخص ہے جس نے قادیان کی جماعت کے بیان کے مطابق قادیان میں فساد مچایا تھا اور معقول ان کے قادیان کے درویشوں کو تباہ کرنے کی کوشش شروع کر رکھی تھی۔ اور جب قادیان کی انجمن نے اس کو وہاں سے نکالا۔ تو ان کے بیان کے مطابق اس نے غیروں سے جوڑ ملایا اور قادیان کے درویشوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جتنا وہ اس کو قادیان سے نکالنے کے لئے کوشش کرتے تھے اتنا ہی یہ غیروں کی مدد سے قادیان میں رہنے کی کوشش کرتا رہا۔ کوہاٹ کی جماعت کے نمائندوں نے ابھی دو دن ہوئے مجھے بتایا کہ یہ شخص کوہاٹ آیا تھا اور وہاں اس نے ہم سے کہا تھا کہ جب خلیفۃ المسیح الثانی مر جائیں گے تو اگر جماعت نے مرزا ناصر احمد کو خلیفہ بنایا تو میں ان کی بیعت نہیں کروں گا۔ ہم نے جواب دیا کہ مرزا ناصر احمد کی خلافت کا سوال نہیں تو ہمارے زندہ خلیفہ کی موت کا متمنی ہے۔ اس لئے تو ہمارے نزدیک خبیث آدمی ہے۔ یہاں سے چلا جا۔ ہم تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے جو اس کا بتایا ہوا پتہ لکھا ہے۔ کوہاٹ کی جماعت نے دفتر کو بتایا کہ اسی جگہ کے رہنے والے چند نام نہاد احمدیوں کا اس نے نام لیا۔ اور کہا کہ انہوں نے مجھے کرایہ دے کر جماعتوں کے دورے کے لئے بھجوایا ہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ وہ مزید دوروں کے لئے پھر رہا ہے۔ چوہدری فضل احمد صاحب جو نواب محمد دین صاحب مرحوم کے رشتہ کے بھائی ہیں اور نہایت مخلص اور نیک آدمی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے بھی ایک دن سڑک پر کھڑا ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ میں ملک بھر میں پھر رہا ہوں۔ مربی راولپنڈی کے بیان کے مطابق میاں عبدالوہاب صاحب نے اس کو ایک خط دیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ تم ہمارے بھائیوں کی طرح ہو اور ہماری والدہ بھی تم سے محبت کرتی تھیں۔ اگر ایسا کوئی خط تھا تو یہ بیان بالکل جھوٹ اور افتراء ہے کیونکہ میاں عبدالوہاب کی والدہ اس شخص کو جانتی بھی نہ تھیں۔ کیونکہ وہ ربوہ میں رہتی تھیں اور یہ شخص قادیان میں تھا اور جماعت کی پریشانی کا موجب بن رہا تھا۔ نیز وہ تو وفات سے قبل ذیابیطس کے شدید حملہ کی وجہ سے نیم بیہوشی کی حالت میں پڑی رہتی تھیں۔ اور ان کی اولاد ان کو چھپتی رکھتی تھی۔ اور میں ان کو ماہوار رقم مجاہب کے وظیفہ سے علاوہ انجمن کے حضرت خلیفہ اوّل کی محبت اور ادب کی وجہ سے دیا کرتا تھا۔ بلکہ جب میں بیمار ہوا اور یورپ گیا تو ان کی نواسیوں کو تاکید کر گیا تھا کہ ان کی خدمت کے لئے نوکر رکھو جو خرچ ہو گا میں ادا کروں گا۔ بہرحال ایک طرف تو جماعت مجھے یہ خط لکھتی ہے کہ ہم آپ کی زندگی کے لئے رات دن دعائیں کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا خط مجھے آج ملا کہ میں تیس سال سے آپ کی زندگی کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ دوسری طرف جماعت اس شخص کو سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے جو میری موت کا متمنی ہے۔ آخر یہ منافقت کیوں ہے؟ کیا میاں عبدالوہاب کا بھائی ہونا محض اس وجہ سے ہے کہ وہ شخص میری موت کا متمنی ہے۔ کوئی تعجب نہیں۔ کہ وہ مری میں صرف اس نیت سے آیا ہو کہ وہ مجھ پر حملہ کرے۔ جماعت کے دوستوں نے مجھے بتایا ہے کہ جب ہم نے اس کو گھر سے نکالا کہ یہ پرائیویٹ گھر ہے۔ تمہیں اس میں آنے کا کوئی حق نہیں۔ تو اس نے باہر سڑک پر کھڑے ہو کر شور مچانا شروع کر دیا۔ تاکہ ارد گرد کے غیر احمدیوں کی ہمدردی حاصل کرے۔ اب جماعت خود ہی فیصلہ کرے کہ میری موت کا متمنی آپ کا بھائی ہے یا آپ کا دشمن۔ آپ کو دو ٹوک فیصلہ کرنا ہوگا۔ اور یہ بھی فیصلہ کرنا ہوگا کہ جو اس کے دوست ہیں وہ بھی آپ کے دوست ہیں یا دشمن۔ اگر آپ نے فوراً دو ٹوک فیصلہ نہ کیا تو مجھے آپ کی بیعت کے متعلق دو ٹوک فیصلہ کرنا پڑے گا اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد جس جماعت اور جماعت کے افراد کی طرف سے اس دشمن احمدیت اور اس کے ساتھیوں کے متعلق برأت کی چٹھیاں مجھے نہ ملیں تو میں ان کے خط پھاڑ کر پھینک دیا کروں گا۔ اور ان کی درخواست دعا پر توجہ نہ کروں گا۔ یہ کتنی بے شرمی ہے کہ ایک طرف میری موت کے متمنی اور اس کے ساتھیوں کو اپنا دوست سمجھنا اور دوسری طرف مجھ سے دعاؤں کی درخواست کرنا!

مہربانی کر کے یہ لوگ جن کا نام مولوی صدیق صاحب کے بیان میں ہے۔ یعنی قاضی محمد یوسف صاحب امیر سرحد۔ حافظ مختار احمد صاحب۔ اور مولوی خورشید احمد صاحب منیر مربی لاہور وہ بھی بتائیں کہ ان کا اس شخص کے ساتھ کیا تعلق ہے یا اس نے اپنے ساتھیوں کی عادت کے مطابق افتراء سے کام لیا ہے۔ جن لوگوں کا نام اس شہادت میں آیا ہے ان کے متعلق میرے پاس مزید شہادت

(۳)

منافقین کے تازہ فتنے کے متعلق چند اہم شہادتیں

اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

حال ہی میں منافقین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موعودہ خلافت حقہ سے جماعت کو برگشتہ کرنے کی غرض سے جو فتنہ کھڑا کیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں ذیل میں چند اہم شہادتیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام درج کیا جاتا ہے۔

شہادتیں

شہادت شیخ نصیر الحق صاحب

"میں تو اپنا مفصل بیان تحریری بمعہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کے بیان کے ساتھ دے چکا ہوں۔ اب یہ واقعہ پرانا ہو چکا ہے۔ اس پر کوئی کارروائی مرکز کی طرف سے نہ ہونے پر مجھے سخت افسوس ہوا۔ میں نے حضرت اقدس کے خطبہ جمعہ کی تعمیل میں یہ واقعہ جو ہوا تحریر کیا تھا۔ ورنہ ویسے تو بہت سے واقعات حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کئے جا چکے ہیں۔ مجھ سے تو محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی اس وجہ سے ناراض ہو گئے جس کا مجھے افسوس ہے۔ بہرحال اب یہ واقعہ ایسا ہے کہ آپ ہی اسے سلجھائیں۔ میں تو اپنی اہلیہ اور خورشید امن صاحبہ کے ساتھ محترمہ اماں جان کے افسوس کے لئے مولوی عبد السلام و مولوی عبد المنان صاحب کے پاس حاضر ہوا تھا۔ وہاں بھی شرمندہ کیا گیا کہ میری شکایت کی گئی ہے۔ وغیرہ والسلام

(دستخط) خاکسار نصیر الحق ۲۴-۷-۵۶

شہادت چوہدری اسد اللہ خان صاحب

"میں اسد اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ جن دنوں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تھے۔ انہی دنوں میں مکرم شیخ نصیر الحق صاحب میرے پاس ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن میں لاہور آئے۔ اور مجھے بتایا کہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نہایت نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کسی ایمان دار آدمی کو کہنی نہیں چاہئیں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا کہتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ مولوی صاحب نے مجھے (شیخ نصیر الحق صاحب) کہا ہے کہ خلیفہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) کیوں نہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب یا صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے جیسے لائق آدمیوں میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے؟ اور کہ علاج پر اس قدر روپیہ ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے شیخ صاحب کو کہا کہ لکھ کر دے دیں۔ تو انہوں نے کہا پاس ہی تو جودھامل بلڈنگ ہے ابھی میرے ساتھ چلیں میں مولوی صاحب کے منہ پر بات کر دیتا ہوں۔ چنانچہ میں اسی وقت مکرم شیخ صاحب کے ساتھ جودھامل بلڈنگ گیا۔ لیکن مولوی عبد الوہاب صاحب عمر وہاں موجود نہ تھے۔ ہم نے انتظار کیا۔ اور شیخ صاحب محمد دین حجام سے ڈاڑھی کٹوانے بیٹھ گئے۔ کہ اتنے میں مولوی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ان سے دو تین منٹ کے لئے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہم ان کے مطب میں بیٹھ گئے۔ صرف میں اور مولوی صاحب تھے۔ اور کوئی نہ تھا۔ میں نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے کسی شخص کو یہ کہا ہے کہ (نعوذ باللہ) خلیفہ کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کہ ہماری جماعت میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایسے لائق آدمی موجود ہیں ان میں سے کیوں نہ کسی کو خلیفہ بنا لیا جائے۔ اور کہ اس قدر روپیہ علاج پر خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مولوی صاحب نے کہا "یہ میرے اور میرے مرشد کے درمیان ہے"۔ میں نے کہا کہ یہ آپ کے اور آپ کے مرشد کے درمیان تو بعد میں ہوگا۔ اس وقت تو یہ آپ کے اور میرے درمیان ہے۔ آپ سیدھی طرح جواب دیں کہ آیا آپ نے یہ کہا ہے یا نہیں تو مولوی صاحب نے کہا کہ انہوں نے کسی کو ایسا نہیں کہا۔ میں نے شیخ نصیر الحق صاحب کو آواز دے کر بلایا اور ان سے کہا کہ مولوی صاحب تو انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے کسی کو ایسا نہیں کہا۔ اس لئے آپ لکھ دیں کہ مولوی صاحب نے آپ کو کیا کہا تھا۔ اس پر مولوی صاحب ہی کے میز پر سے ان کے نسخ وغیرہ لکھنے کے پیڈ پر ہی شیخ صاحب نے جو باتیں مولوی صاحب نے کہی تھیں لکھ دیں۔ جو قریباً قریباً وہی تھیں جو اوپر لکھی جا چکی ہیں۔ ہو سکتا ہے لفظوں کی ترتیب میں اختلاف ہو۔ لیکن مفہوم بالکل وہی تھا۔ میں نے وہ تحریر مولوی صاحب کو دے دی اور ان سے پوچھا کہ آپ اب بتائیں کہ کیا آپ نے یہ باتیں شیخ صاحب مکرم کو کہی تھیں۔ پہلے تو مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے اس طرح نہیں کہی تھیں۔ میرے پوچھنے پر کہ آپ نے کس طرح کہیں تھیں۔ انہوں نے کہہ دیا کہ میں نے بالکل نہیں کہی۔ میں نے کہا لکھ دیں۔ تو انہوں نے اسی طرح لکھ دیا۔ میں نے شیخ نصیر الحق صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب کے انکار کے باوجود بھی کیا آپ اصرار کرتے ہیں کہ مولوی صاحب نے یہ باتیں آپ سے کہی تھیں۔ تو شیخ صاحب نے کہا کہ مجھے نہایت درجہ افسوس ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد ہو کر مولوی صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر انہوں نے بعد میں انکار کرنا تھا۔ تو پہلے ہی ایسی بات کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ شیخ صاحب نے لکھ دیا کہ مولوی صاحب نے یہ باتیں ان سے کہی تھیں اور اب جھوٹ بول رہے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں کہیں۔

میں نے شیخ صاحب کے دونوں تحریری بیان اور مولوی صاحب کا انکاری بیان تینوں تحریریں مکرمی و محترمی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (جو حضرت اقدس کی غیر حاضری میں ربوہ کے امیر تھے) کی خدمت میں بھیج دیں اور اپنی رپورٹ بھی تحریری بھیجوں کہ میرے سامنے باتیں ہوئی ہیں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شیخ صاحب درست بیان دے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب نے پہلے یہ باتیں کہی تھیں۔ لیکن اب تمام جھوٹ کہنے اور نفاق رکھنے والوں کی طرح انکار کرتے ہیں۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر اس کا فوری علاج نہ ہوا۔ تو میں کسی ایسی ناخوشگوار بات کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ جو اس وجہ سے پیدا ہوئی۔ تمام کاغذات میں نے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی خدمت میں بھیج دیئے تھے۔

صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف سے مجھے یہ اطلاع بھیجی گئی تھی۔ کہ مولوی عبد المنان صاحب عمر کو مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کے پاس بھیجیں گے تاکہ انہیں سمجھائیں۔

آج مورخہ ۲۲/۷/۵۶ کو مطابق ہدایت ناظر صاحب اعلیٰ ثانی خاکسار مکرمی شیخ نصیر الحق صاحب سے دوبارہ اس ضمن میں بیانات لینے کے لئے شیخ صاحب کے مکان واقعہ سمن آباد لاہور میں آیا۔ تو

---

۴۴ شہادتیں پہنچ چکی ہیں۔ عنقریب میں ان کو مکمل کر کے شائع کروں گا۔ اور اگر ان لوگوں کی طرف سے چھیڑ خانی جاری رہی تو میں غور کروں گا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ اور میں جماعت کی بھی نگرانی کروں گا کہ وہ اللہ رکھا اور اس کی قماش کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔

جماعت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ تذکرہ میں پسر موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعود کے الہامات شائع ہوئے ہیں۔ ان الہامات کے خاص خاص حصے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرائیویٹ طور پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کیوں لکھے؟ آخر مستقبل سے کچھ تو اس کا تعلق تھا۔ کیوں نہ حضرت صاحب نے سب باتیں سبز اشتہار میں لکھ دیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سالے بھی تھے جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پسر موعود پر ایک رسالہ لکھا تو اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یوں ریویو کیا کہ میں اس مضمون سے متفق ہوں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے۔ کہ میں مرزا محمود احمد کا بچپن سے کتنا ادب کرتا ہوں۔ اس تبصرہ کا بھی کوئی حکمت تھی۔ اس کی کاپیاں اب تک موجود ہیں۔ اور غالباً حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ریویو کا پرچہ بھی اب تک موجود ہے"۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) ۲۲/۷/۵۶

(الفضل ۲۵/۷/۵۶)

معلوم ہوا کہ شیخ صاحب مکرم بھکر تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں وہ مستقل ٹیکسٹائل مل کے سیکرٹری ہیں۔ چونکہ شیخ صاحب مکرم فرما رہے تھے۔ اس لئے میں نے مناسب خیال کیا کہ میں جو واقعات اس بارے میں میرے علم میں ہیں عرض کر دوں۔ اگر مکرم شیخ نصیر الحق صاحب کا اپنا بیان ضروری ہو تو کوئی خاص آدمی بھکر بھیج کر ان سے بیان منگوا لیا جائے۔ یا پھر بذریعہ رجسٹری ڈاک ان سے اس بارے میں بیان منگوا لیا جائے۔

آج حضرت حافظ مختار احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان سے بار بار یہ ذکر مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کا ہو چکا ہے کہ اول تفسیر کبیر کے درس کی بجائے یہ بہتر نہیں کہ کوئی صاحب ایک رکوع قرآن مجید تلاوت کر کے اس کا ترجمہ کرے۔

دوم۔ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے۔

چونکہ حضرت حافظ صاحب کو تکلیف دینا مناسب نہ تھا۔ اس لئے میں نے ان کو یہ عرض کیا کہ وہ اپنے قلم سے لکھ دیں۔ لیکن مرزا مسیح احمد کارکن نظارت امور عامہ بھی میرے ساتھ تھے۔ اور میرے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

شیخ نصیر الحق صاحب کے ایڈریس کا ایک ملاقاتی کارڈ مرزا مسیح احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کو دے دیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

جہاں تک مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کے اجتماعی نمازوں میں شریک ہونے کا تعلق ہے۔ عرض ہے کہ مولوی صاحب اس گزشتہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر خطبہ کے اختتام میں مجھ سے ملے تھے۔ اور مجھ سے مصافحہ کیا تھا۔ اس لئے خیال یہ ہے کہ وہ نماز میں شامل تھے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ دیر سے آئے ہوں۔ اور اس وجہ سے مسعود احمد صاحب خورشید نے ان کو نہ دیکھا ہو۔

جہاں تک جمعہ کی نمازوں کا تعلق ہے۔ عرض ہے کہ مولوی صاحب غالباً باقاعدہ تو نہیں آتے کبھی کبھار آتے ہیں۔ لیکن چونکہ سینکڑوں خاقان لئے کے فضل سے جمعہ کی نمازیں آتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے متعلق خاص طور پر یاد نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ صحیح ہے کہ عام طور پر مولوی صاحب سے جمعہ کی نماز کے بعد ملاقات نہیں ہوتی۔

لیکن میں نے مولوی صاحب سے ابھی تک کوئی جواب طلبی بھی اس بارہ میں نہیں کی۔ کہ آپ جمعہ کی نمازیں باقاعدہ کیوں نہیں آتے۔

مندرجہ ذیل احباب کے بیانات ارسال ہیں

(۱) مسعود احمد صاحب خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۵۸ قلعہ لچھمن سنگھ } راوی روڈ لاہور
(۲) عبد الحی صاحب ولد شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم۔
(۳) بشیر حسین قریشی برادر اصغر محمد اقبال صاحب قریشی سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ الکوٹ مسعود احمد خورشید صاحب محمد علی اینڈ سنز زاجان والے اکبری منڈی لاہور۔
(۴) سید بہادل شاہ صاحب ۲۶ نسبت روڈ لاہور۔
(۵) اسد اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء ۱۱ کینال پارک لاہور۔
(۶) چوہدری محمد شریف صاحب ڈاور بلڈنگ ۱۲ مال روڈ لاہور
(۷) بابو انشاء اللہ خاں صاحب سیمنٹ بلڈنگ تھارنٹن روڈ لاہور۔

خاکسار دستخط اسد اللہ خاں بقلم خود بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور ۲۲/۷/۵۶

شہادت عبد الحی صاحب

مودبانہ التماس ہے کہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بارہ میں مجھے مسمی بشیر حسین ولد سید بہادل شاہ کی زبانی جبکہ ہم دونوں حضرت دکان واقعہ اکبری منڈی میں تشریف فرما تھے معلوم ہوا۔

اول۔ مولوی عبد الوہاب صاحب نے جودھامل بلڈنگ میں نمازیوں کے لئے وضو کرنے کا پانی بند کیا ہوا ہے۔ ہم لوگ اپنے اپنے گھروں سے وضو وغیرہ کر کے آتے ہیں۔

دوم۔ کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ تفسیر القرآن تحریر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بجائے صرف قرآن کا درس عام فہم ہونا چاہیئے۔

سوم۔ کہ موجودہ خلیفہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ لوگ خواہ مخواہ پاگل ہوئے ہوئے ہیں جو کہ پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ان کو چاہیئے نیا خلیفہ مقرر کریں۔

چہارم۔ نماز باجماعت میں بھی کبھی کبھی حاضر ہوتے ہیں۔ والسلام

(دستخط) حقیر عبد الحی بقلم خود لاہور ۲۲/۷/۵۶

بیان مندرجہ بالا عبد الحی صاحب ولد شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم ساکن ۵۸ قلعہ لچھمن سنگھ نے ۱۱ کینال پارک لاہور میں ہمارے سامنے اپنی قلم سے لکھا۔ پڑھ کر بھی ان کو سنایا گیا اور انہوں نے اس کو درست تسلیم کیا۔ دستخط اسد اللہ خاں بقلم خود بیرسٹر ایٹ لاء لاہور ۲۲/۷/۵۶

دستخط عبد الحی ۲۲/۷/۵۶

شہادت لطف الرحمٰن صاحب درد

مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے میرے ساتھ ہرگز ایسی ویسی بات نہیں کی تھی۔ اگر وہ خود میرے ساتھ بات کرتے۔ تو ضرور اور ضرور اطلاع دیتا۔ باقی جن دنوں حضور ایدہ اللہ لنڈن جاتے ہوئے کراچی ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان دنوں ابو الفضل محمود صاحب کے لڑکے منصر نے لاہور میرے سامنے کچھ باتیں کی تھیں۔ جو اس طرز کی تھیں: "حضرت صاحب جب مع اہل و عیال لنڈن یا پیرس ہوں گے تو وہاں منصر بھی ہوگا۔ میں ایک کیمرہ پر چلتی پھرتی تصویریں لے لوں گا۔ اور پھر فلم کھینچوں گا۔ اور پاکستان آکر دکھاؤں گا کہ دیکھو باہر یہ لوگ (یعنی لڑکے اور لڑکیاں) کیا کرتے تھے:" اس قسم کی اور بہت سی باتیں لڑکوں کے بارہ میں کرتا تھا۔ اس دوران میں مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے یہ کہا تھا "مولوی وہاب صاحب تو کہتے ہیں یہ بیماری کا نہیں ہے۔ ان کو اب بھی سمجھ (یا غالباً) نقل کرنی چاہیئے" اس پر میری اور منصر کی لڑائی ہوئی۔ اور میں نے اسے مارا۔ وہ پھر دیوہ بھاگ گیا۔ منصر کی ان باتوں کے متعلق ابا جان مرحوم جو اس وقت حضور کے ساتھ تھے، کو میں نے مفصل خط لکھ دیا تھا۔ ان کا جواب میرے پاس محفوظ پڑا ہے۔ جس میں انہوں نے مجھے لکھا تھا۔ کہ میں نے یہاں امیر جماعت صاحب اور سید میر داؤد احمد صاحب کو اس بارہ میں مطلع کر دیا ہے۔

مولوی اشرف صاحب شاہد جو اس وقت لاہور میں ہمارے مبلغ تھے۔ اور جودھامل بلڈنگ میں رہا کرتے تھے نے مجھے دو تین مرتبہ یہ کہا تھا کہ "لطفی تم خاص طور پر خیال کرنا مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کچھ باتیں کرتے ہیں۔ اگر تم کو معلوم ہوں۔ تو فوراً اطلاع دینا۔ حضور پرنور کے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔" پھر مزید کہا۔ کہ "مولوی صاحب نے حضور کے بارہ میں کچھ فضول سی باتیں کی ہیں۔ اس بنا پر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب خاص طور پر ہدایت دے گئے ہیں۔ تم بھی خیال رکھنا۔" جہاں تک مجھے یاد ہے یہی تھا۔ باقی مولوی صاحب نے میرے ساتھ قطعاً کوئی بات کسی قسم کی نہیں کی تھی۔ وہ تو میرے ساتھ بولتے بھی نہ تھے۔ اور ایک مرتبہ انہی دنوں میں مولوی صاحب نے میرے خلاف جودھامل بلڈنگ میں صبح کی نماز کے بعد کافی برا بھلا کہا تھا۔ والسلام

خاکسار دعا کا طالب خادم لطف الرحمٰن درد۔

شہادت مسعود احمد صاحب خورشید

ملک ایم۔ اے خورشید (مسعود احمد خورشید) ساکن ۵۸ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ اور یہ تحریر بقائمی ہوش و حواس تحریر کر رہا ہوں۔ کہ عرصہ غالباً ایک ہفتہ کا ہوا ہے۔ کہ ہماری دکان واقع لال حویلی اکبری منڈی لاہور میں میرے کلرک بشیر حسین برادر محمد اقبال قریشی نے بیان کیا کہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر ابن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور حضرت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ "خلیفہ اب بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور کام کے قابل نہیں۔ اور نیا خلیفہ انتخاب کرنا چاہیئے:" اس کے علاوہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر جودھامل بلڈنگ کے مکین میں لوگوں کو نماز کے لئے وضو کرنے بھی نہیں دیتے۔ اور خود بھی نمازوں میں کم آتے ہیں۔

خاکسار نے خود بھی اس واقعہ کو نوٹ کیا کہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر جمعہ کی نمازیں کم آتے ہیں اور عید کی نمازیں بھی میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ اس لئے عید کے روز بندہ نے اپنے مکان واقع قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ میں اتفاقیہ اپنے والد صاحب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری سے اس بات کا ذکر کیا۔ اور والد صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ کو حضرت مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کو کہنا چاہیئے کہ میں نے تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اس وقت بیعت کی تھی۔ جبکہ حضرت خلیفہ اول کی عمر حضرت خلیفہ ثانی کی موجودہ عمر سے بڑی تھی۔ فقط والسلام۔ دستخط (مسعود احمد خورشید) از لاہور ۲۲/۷/۵۶

بیان مندرجہ بالا مسعود احمد خورشید صاحب ولد مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ۱۱ کینال پارک لاہور میں ہمارے سامنے اپنی قلم سے لکھا۔ پڑھ کر بھی ان کو سنایا گیا۔ اور انہوں نے اسے درست تسلیم کیا۔ دستخط اسد اللہ خاں بقلم خود بیرسٹر ایٹ لاء لاہور ۲۲/۷/۵۶

شہادت سید بہادل شاہ صاحب

میں سید بہادل شاہ ولد سید نوشی محمد شاہ مرحوم ۲۶ نسبت روڈ لاہور (۱) حلفیہ بیان کرتا

ہوں۔ کہ مکرمی شیخ نصیر الحق صاحب نے مجھے حلقہ سول لائنز کا صدر ہونے کی حیثیت سے اطلاع پہنچائی ہے۔ کہ آپ کے حلقے کا ایک فرد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نسبت ناواجب اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ اور فقرے استعمال کرتا ہے (یہ اطلاع شیخ صاحب نے مجھ سے زبانی بیان کی تھی) میرے دریافت کرنے پر مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کا نام لیا۔ کہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ بڈھا ہو گیا ہے۔ یورپ کے علاج میں خراب دماغ کے لئے روپیہ خرچ کرنے کا کیا فائدہ۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب یا صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے۔ دوسرے مجھے خیال پڑتا ہے کہ عیاشی کے الفاظ بھی شیخ صاحب نے مولوی عبد الوہاب صاحب کی طرف منسوب کئے تھے۔ لیکن اس کے متعلق یقینی اور قطعی الفاظ ذہن میں محفوظ نہیں۔

(۲) تفسیر کبیر کا درس ہمارے حلقے میں ہوتا ہے۔ اور خاکسار ہی درس دیتا ہے۔ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے تفسیر کبیر کے درس کی مخالفت کی۔ میرے ساتھ کئی روز مخالفانہ مقابلہ کرتے رہے آخر مولوی صاحب موصوف نے درس میں آمد و رفت کم کر دی ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے

(۳) مولوی صاحب نے انہی ایام میں یہ بھی پُر زور طریق سے کہا تھا۔ کہ خلیفہ وقت سے بنیادی مسائل میں اختلاف جائز ہے۔ یہ فتنہ انگیزی بہت بڑھ گئی۔ تو چوہدری محمد اشرف صاحب اور انشاء اللہ خاں صاحب نے میرے کہنے پر اس مسئلہ پر مولوی صاحب سے نماز فجر کے بعد احتجاج کیا۔ کہ جب بنیادی مسائل میں اختلاف جائز ہے۔ تو پیچھے رہا کیا؟

(۴) میں نے مولوی صاحب کو آئندہ تقریر کرنے سے منع کر دیا۔ لیکن ایک دو روز کے بعد مولوی صاحب نماز فجر کے بعد خود بخود کھڑے ہوئے تقریر شروع کر دی۔ کہ ہم پر تقریر کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک کنچنی کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہوئے اس شرط پر کہ وہ اب آئندہ کے لئے عہد کرے کہ بے راہ روی کا طریق ترک کر دے۔ اور اس کے لئے میعاد مقرر کر دی۔ کہ اتنے روز باعصمت رہو۔ پھر نکاح ہو گا۔ آپ کو اطلاع ملی۔ کہ وہ اس وقت یار در بغل ہے۔ آپ گئے اور قحبہ کو بے حیائی کے رنگ میں دیکھا۔ اور فرمایا کہ اب نکاح کا معاملہ ختم اس کے بعد حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے کہا کہ نکاح ہو جاتا۔ تو میری اولاد نے تو تقریر کرنی تھی۔ اور لوگ کہتے۔ کہ دیکھو کنجری کا بیٹا تقریر کر رہا ہے۔

اس واقعہ سے مولوی عبد الوہاب صاحب نے استنباط فرمایا۔ کہ ہمارے لئے تقریر لازمی اور فرض ہے۔ اور ہمارا ہم کو تقریر سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اس پر خاکسار اور بعض دیگر احباب نے مولوی صاحب کو انتباہ کیا۔ کہ آئندہ آپ کوئی تقریر نہ کریں۔ سوائے اس کے کہ جماعت کی طرف سے آپ کو کہا جائے۔ حلقہ سول لائنز میں بعض افراد نظام سلسلہ اور تعلیم احمدیت کے خلاف چہ میگوئیاں کرتے رہتے ہیں۔ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر ان کی تقویت اور حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ اس لئے میں نے قریشی بشیر حسین صاحب سے کہا۔ کہ آپ لوگوں کی موجودگی میں ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ آپ لوگ خاموش رہتے ہیں۔ مجھے ہی ہر بات کا جواب دینا پڑتا ہے۔ آپ بھی اپنا فرض ادا کریں۔ نظام جماعت کے خلاف بولنے والے کو ٹوکیں۔ یا صدر جب کسی پر گرفت کرے۔ تو کم از کم تائید کیا کرو۔ چنانچہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر عرصہ سے نظام کو توڑنے والی باتیں کرتے رہے۔ مجھے ہی بولنا پڑتا۔ آپ خاموش رہے ہر شخص کو اپنا فرض پہچاننا چاہیئے۔

خاکسار (دستخط) بہاول شاہ ۲۰/۷ نسبت روڈ لاہور۔

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا بیان ہمارے سامنے سید بہاول شاہ صاحب نے برمکان مکرم شیخ نصیر الحق صاحب سمن آباد لاہور لکھا۔ بیان پڑھ کر شاہ صاحب کو سنایا بھی گیا اور انہوں نے اسے درست تسلیم کیا۔

دستخط اسد اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء ۱۱ کینال پارک لاہور ۲۲/۷/۵۶

دستخط مرزا اسیح احمد ظفر کارکن نظارت امور عامہ حال لاہور ۲۲/۷/۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جو نئے بیانات منافقت کا بھانڈا پھوٹنے کے سلسلہ میں احباب اوپر پڑھ چکے ہیں۔ اب میں اسی سلسلہ میں کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ ان بیانات کو پڑھ کر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ساری جماعت میں سے مومنانہ دلیری صرف حاجی نصیر الحق صاحب نے دکھائی ہے۔ ان کے بعد کسی قدر دلیری چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے دکھائی ہے۔ گو ان سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے تو اپنے بعد صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور شخص کو بنایا تھا۔ انہوں نے مندرجہ بالا بیانات امیر جماعت ربوہ کو بھجوا دیئے۔ حالانکہ یا وہ میرے پاس آنے چاہیئے تھے یا پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس جانے چاہیئے تھے۔ میاں بشیر احمد صاحب کا رویہ بھی نہایت بزدلانہ ہے۔ انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک اس بات کو دبائے رکھا۔ اور ایسے لوگوں کے سپرد کام کیا۔ جو خود ملوث تھے۔ شاید میاں بشیر احمد صاحب اس بات سے ڈر گئے۔ کہ عبد الوہاب صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ خلیفۃ المسیح الثانی کو معزول کر کے میاں بشیر احمد صاحب یا چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو خلیفہ بنا دینا چاہیئے۔ وہ زیادہ محتاط ہیں۔ انہوں نے سمجھا ہو گا کہ اگر یہ رپورٹیں میں نے بھجوا دیں۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ میں بھی عبد الوہاب صاحب کی سازش میں شریک ہوں۔ تبھی انہوں نے مجھے خلیفہ بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ واقعات کو دبانے کی یہ کوئی وجہ نہیں تھی۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است

بھائی تُو اپنا معاملہ صاف رکھ۔ پھر تجھے کسی کے محاسبہ کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ پس اپنا معاملہ صاف ہوتے ہوئے انہیں یہ ڈر کیوں پیدا ہوا۔ کہ مجھے عبد الوہاب کے ساتھ سازش میں شریک سمجھا جائے گا۔

ان بیانات میں جو چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا ذکر آتا ہے۔ اس کو دل مانتا نہیں۔ کیونکہ ان کی ساری زندگی بڑے اخلاص سے گذری ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کی محبت کا جوش عارضی طور پر ان کے دل پر غالب آ گیا ہو۔ اور انہوں نے یہ غیر مومنانہ طریق اختیار کیا ہو۔ کہ جس شخص نے مومنانہ دلیری سے صحیح حالات لکھ دیئے۔ اس پر خفا ہوئے ہوں۔ بہرحال ایک لمبے تجربہ کے بعد جو میں نے ان کے متعلق رائے قائم کی ہے۔ میں اس کو بدل نہیں سکتا۔ اور اس وقت کا انتظار کرتا ہوں جبکہ وہ اپنے فعل کی تشریح لکھ کر مجھے بھیجیں۔

اسی سلسلہ میں میں جماعت کو یہ بھی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تحقیقاتوں کے نتیجہ میں دشمن کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور انہوں نے چاروں طرف دوڑ دھوپ شروع کر دی ہے۔ چنانچہ آج صبح ہی مری میں حافظ محمد اعظم کو دیکھا گیا۔ جو جودھامل بلڈنگ میں رہتا ہے۔ اور جس کا نام مختلف رپورٹوں میں آ چکا ہے۔ جب اس سے بعض احباب نے پوچھا۔ کہ آپ یہاں کہاں؟ تو اس نے کہا۔ سید بہاول شاہ صاحب قائد انصار لاہور نے میرے خلاف بغاوت کی رپورٹ کر دی ہے اس لئے میں مرزا ناصر احمد صاحب سے مدد لینے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن بجائے مرزا ناصر احمد کی طرف جانے کے وہ سیدھا اس طرف گیا۔ جہاں ہمارے غیر ملکی طالب علم رہتے ہیں۔ کچھ دن پہلے مولوی صدر دین صاحب امیر پیغامیان بھی یہاں آئے ہوئے تھے۔ شاید ہی جب چینی طالب علم آئے تھے۔ تو ان کو پیغامی ایجنٹوں نے ورغلایا تھا اور اپنے گھر لے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ اعظم کے ساتھیوں نے جو درحقیقت پیغامیوں کے دیرینہ ایجنٹ ہیں۔ ان کو غیر ملکی طالب علموں کو بہکانے کے لئے بھیجا تھا۔ مربی مقامی نے اس کو مقامی مسجد مقامی مہمان خانہ سے فوراً نکال دیا۔ اور اکثر غیر ملکی طالب علموں نے اس سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ پس جماعت سمجھ لے کہ مفسدوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اب مومنوں کو بھی اپنے دفاع اور فتنہ کے مٹانے کی طرف کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ عمارت جو پچاس سال میں اپنا خون بہا کر ہم نے کھڑی کی تھی۔ اس میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو۔

(دستخط)

خلیفہ خدا تعالےٰ بنایا کرتا ہے

ایک اور شہادت جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منافق پیغامیوں کے ایجنٹ ہیں

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

ذیل میں ایک اور شہادت ظہور القمر صاحب ولد ہری داس کی جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے ہیں شائع کی جاتی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ منافق پارٹی پیغامیوں کی ایجنٹ ہے ظہور القمر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں مسمیٰ ظہور القمر ولد ہری داس متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ حال مسجد احمدیہ گھوڑا گلی مری حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ تقریباً دس روز ہوئے ایک شخص جس نے اپنا نام اللہ رکھا سابق درویش قادیان بتایا مسجد احمدیہ گھوڑا گلی میں آیا اور کہا کہ میں مولوی محمد صدیق مربی راولپنڈی کو ملنے آیا ہوں۔ میرا سامان راولپنڈی میں اُن کے مکان پر ہے۔ اور میں نے اُن سے مکان کی چابی لینی ہے اس کے بعد وہ مربی محمد صدیق صاحب کو ملا اور انہوں نے اسے مسجد احمدیہ گھوڑا گلی میں ٹھہرایا اور بستر

وغیرہ بھی دیا۔ اور اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ مولوی محمد صدیق صاحب اسے اپنے ساتھ کھانا بھی کھلاتے رہے" (مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنے بیان میں بتلایا ہے کہ چونکہ اس شخص نے ان سے کہا تھا کہ بڑے بڑے احمدی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور میاں عبدالوہاب صاحب کا خط دکھایا تھا کہ آپ ہمیں بھائیوں کی طرح عزیز ہیں۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ میاں بشیر احمد صاحب کا خط بھی میرے پاس ہے۔ کہ انہوں نے امرائے جماعت کو لکھا ہے کہ اس شخص کو معافی مل چکی ہے۔ اب جماعت اس کے ساتھ تعاون کرے اور اس کی مدد کرے۔ مگر یہ بھی کہا تھا۔ کہ وہ خط اس وقت میرے ساتھ نہیں ہے۔ پس میں نے اس شخص پر حسن ظنی کی اور اس کو مخلص احمدی سمجھا۔ اور یقین کیا کہ اس کو معافی مل چکی ہے) پھر ظہور القمر صاحب لکھتے ہیں کہ "عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل خیبر لاج میں آیا اور منشی فتح دین صاحب سے دریافت کیا کہ عید کی نماز کب ہوگی اور کون پڑھائے گا۔ منشی صاحب نے بتایا کہ ساڑھے آٹھ بجے ہوگی اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پڑھائیں گے۔ باہر صحن میں درخت کے ساتھ اعلان بھی لگا ہوا ہے۔ لہذا میں نے واپس جاکر سب دوستوں کو جو مسجد میں تھے نماز کے وقت کی اطلاع دی۔ اسی ضمن میں اللہ رکھا نوکر کو بھی بتایا کہ کل نماز ساڑھے آٹھ بجے ہوگی اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نماز پڑھائیں گے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میں ایسوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا (دوسرے روز مولوی محمد صدیق صاحب اسے زبردستی خیبر لاج لائے اور اسے اپنے ہمراہ نماز کی ادائیگی کے لئے گئے۔ اللہ رکھا کہتا تھا کہ میں پیغامیوں کی مسجد میں نماز پڑھوں گا نیز وہ چلتے وقت یہاں ربوہ میں پیغامیوں کا لٹریچر تقسیم کرتا رہا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کی خط و کتابت مولوی صدرالدین صاحب سے ہے، اور ہر روز وہ کہا کرتا تھا کہ میں نے انہیں آج خط لکھا ہے)

اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ ابتدائی دنوں میں پیغامیوں کی مسجد میں رہتا رہا ہے اور میاں محمد صاحب لائلپوری جو کچھ عرصہ پیغامیوں کے امیر رہے ہیں۔ اور گذشتہ دنوں مری میں تھے۔ ان کے گھر جاکر کھانا کھاتا رہا ہے۔ اور اس نے مجھے کہا کہ انہوں نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ جب چاہو میرے گھر آجایا کرو۔ میں رات کے گیارہ بجے تک مکان کا دروازہ کھلا رکھا کروں گا۔ جس روز محمد شریف صاحب اشرف سے اللہ رکھا کا جھگڑا ہوا تھا۔ اس دن رات کو جب وہ مسجد میں آیا تو اس نے کہا یہ میری پیشگوئی ہے کہ جس طرح پہلے خلافت کا جھگڑا ہوا تھا۔ اب پھر ہونے والا ہے۔ آپ ایک ڈیڑھ سال میں دیکھ لیں گے"

(دستخط ظہور القمر ۲۵/۷/۵۶)

اس شہادت کو پڑھ کر دوستوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب سازش پیغامیوں کی ہے اور اللہ رکھا انہیں کا آدمی ہے۔ وہ مولوی صدرالدین غیر مبائع منکر خلافت و نبوت مسیح موعود کے پیچھے نماز جائز سمجھتا ہے۔ لیکن مرزا ناصر احمد جو حضرت مسیح موعود کا پوتا ہے اور ان کی نبوت کا قائل ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتا۔ اور پیشگوئی کرتا ہے کہ ایک دو سال میں پھر خلافت کا جھگڑا شروع ہو جائے گا۔

موت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مگر یہ فقرہ بتاتا ہے۔ کہ یہ جماعت ایک دو سال میں مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تبھی اسے یقین ہے کہ ایک دو سال میں تیسری خلافت کے مٹانے کو کھڑے ہو جائیں گے۔ اور جماعت کو خلافت قائم کرنے سے روک دیں گے۔ خلافت نہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تھی نہ پیغامیوں کی۔ نہ وہ پہلی دفعہ خلافت کے مٹانے میں کامیاب ہو سکے نہ اب کامیاب ہوں گے۔ اس وقت بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان کے چند افراد پیغامیوں کے ساتھ مل کر خلافت کے مٹانے کے لئے کوشاں تھے مجھے خود ایک دفعہ میاں عبدالوہاب کی والدہ نے کہا تھا ہمیں قادیان میں رہنے سے کیا فائدہ میرے پاس لاہور سے وفد آیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالحی کو خلیفہ بنا دیا جاتا تو ہم اس کی بیعت کر لیتے۔ یہ مرزا محمود احمد کہاں سے آگیا ہم اس کی بیعت نہیں کر سکتے۔ وہی جوش پھر پیدا ہوا۔ عبدالحی تو فوت ہو چکا اب شاید کوئی اور لڑکا ذہن میں ہوگا۔ جس کو خلیفہ بنانے کی تجویز ہوگی۔ خلیفہ خدا تعالیٰ بنایا کرتا ہے۔ اگر ساری دنیا مل کر خلافت کو توڑنا چاہے اور کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہے جس پر خدا راضی نہیں تو وہ ہزار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد ہو اس سے نوح کے بیٹوں کا سا سلوک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے سارے خاندان کو اس طرح پیس ڈالے گا جس طرح چکی میں دانے پیس ڈالے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نوح جیسے نبی کی اولاد کی پرواہ نہیں کی۔ نہ معلوم یہ لوگ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں۔ آخر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام تھے۔ اور ان کے طفیل خلیفہ اول بنے تھے۔ ان کی عزت قیامت تک محض مسیح موعود کی غلامی میں ہے۔ بے شک وہ بہت بڑے آدمی تھے مگر مسیح موعود کے غلام ہو کر نہ کہ ان کے مقابل میں کھڑے ہو کر۔ قیامت تک اگر ان کو عزت مسیح موعود علیہ السلام کا غلام قرار دیا جائے گا۔ قرآن کا نام روشن رہے گا۔ لیکن اگر اس کے خلاف کسی نے کرنے کی جرأت کی۔ تو وہ دیکھے گا کہ خدا تعالیٰ کا غضب اس پر بھڑکے گا اور اس کو ملیا میٹ کر دیا جائے گا۔ یہ خدا کی بات ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ یہ لوگ تو سال ڈیڑھ سال میں مجھے مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن آسمانوں کا خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فرماتا ہے "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح (یعنی کلام) ڈالیں گے (میرے الہاموں کا زبردست طور پر پورا ہونا جماعت پچاس سال سے دیکھ رہی ہے۔ اور جس کو شبہ ہو اب بھی اس کے سامنے مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں اخبار میں چھپی ہوئی کشوف اور رؤیا کے ذریعہ سے بھی اور چوہدری ظفر اللہ خاں جیسے آدمیوں کی شہادت سے بھی)

پھر خدا نے آپ سے فرمایا "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا (دیکھ لو یہ شہرت کس نے پائی) اور قومیں اس سے برکت پائیں گی (قوموں نے برکت کس سے پائی؟) پھر فرمایا "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیا" پس میری موت کو خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ جب وہ اپنا کام کرے گا اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا تب وہ اس کو موت دے گا۔ پس اس قسم کے جو ہے محض لاف زنی کر رہے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ پر چاقو سے حملہ کیا تھا مگر اس وقت بھی خدا نے مجھے بچایا۔ پھر جماعت کی خدمت کرتے کرتے مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور یورپ کے سب ڈاکٹروں نے یک زبان کہا کہ آپ کا اس طرح جلدی سے اچھا ہو جانا معجزہ تھا۔ پھر فرمایا تیری نسل بہت ہوگی۔ (جس پیشگوئی کے مطابق ناصر احمد پیدا ہوا) پھر فرمایا "اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا"۔ مگر عبدالوہاب کے اس پیارے بھائی کے نزدیک اس پیشگوئی کے مصداق ناصر احمد کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ مگر مولوی صدرالدین کے پیچھے پڑھنی جائز ہے۔ پس خود ہی سمجھ لو کہ اس فتنہ کے پیچھے کون لوگ ہیں؟ اور آیا یہ فتنہ میرے خلاف ہے یا مسیح موعود کے خلاف۔ مسیح موعود فوت ہو چکے ہیں۔ جب وہ زندہ تھے تب بھی ان کو تم پر کوئی اختیار نہیں تھا۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ تو داروغہ نہیں۔ اب بھی تم آزاد ہو۔ چاہو تو لاکھوں کی تعداد میں مرتد ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ مٹی کے نیچے دبے ہوئے مسیح موعود کی پھر بھی مدد کرے گا۔ اور ان لوگوں کو جو آپ کے خادموں کی طرف منسوب ہو کر آپ کے مشن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ذلیل و خوار کرے گا۔ تمہارا اختیار ہے خواہ مسیح موعود اور ان کی وحی کو تبدیل کر دیا مرتدوں اور منافقوں کو قبول کرو۔ میں اس اختیار کو تم سے نہیں چھین سکتا۔ مگر خدا کی تلوار کو بھی اس کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۲۵/۷/۵۶

(الفضل ۲۸/۷/۵۶)

ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"جن کے خط فتنہ منافقت کے بارہ میں پہنچ رہے ہیں وہ محفوظ رکھے جا رہے ہیں میں سب دوستوں کو اجمالی طور پر جزاک اللہ کہتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور انکی نسلوں کو ایمان پر قائم رکھے اور احمدیت کا خادم بنائے رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ پہنچکر ایک عام اعلان کے ذریعہ سب دوستوں کا ذکر کر دیا جائے گا"۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۶/۷/۵۶

(الفضل ۲۹/۷/۵۶)

(۱۵)

منافقین کے حالیہ فتنہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

احباب کرام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پہلے چار قسطیں اس فتنہ کے متعلق جس کا مرکز لاہور ہے لکھی جا چکی ہیں۔ اب اسی سلسلہ میں پانچویں قسط جماعت کی اطلاع کے لئے لکھی جاتی ہے اس میں بعض نہایت مزیدی امور ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ اس فتنہ کے پیچھے پیغامی ہیں۔ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی راولپنڈی لکھتے ہیں کہ:۔

پہلے میں نے اس لئے مختصر بیان دیا تھا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے صرف یہ کہا تھا۔ کہ راولپنڈی میں اللہ رکھا آپ سے کس ذریعہ سے ملا تھا اس لئے میں نے سمجھا کہ غالباً صرف راولپنڈی کے متعلق جواب لکھنا ہے مری کے متعلق نہیں۔ اب میں اس کی مری کے متعلق کارروائیاں بھی لکھتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی باتوں سے مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ سارے حالات چاہئیں صرف راولپنڈی کے نہیں۔ اب میں نے اللہ رکھا کی مری میں مکمل کارروائیوں کی تحقیق کر لی ہے اور تمام امور کو حضرت اقدس کی اطلاع کے لئے تحریر کر رہا ہوں۔

۱۔ وہ منحوس شخص مری میں تقریباً دس دن رہا۔ جن میں سے چار روز مسجد احمدیہ کلڈنہ میں رہا اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ باقی ایام میں وہ پیغامیوں کی مسجد میں رہا ہے۔ ان کے مسجد کے خادم۔ امام اور مبلغ کے ساتھ اس کی دوستی تھی۔ اور یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ خبیث اپنے آپ کو احمدی کہتا ہوا پیغامیوں کا لٹریچر تقسیم کرتا رہا ہے۔ ایک بات ایسی بھی معلوم ہوئی ہے جس سے اس پارٹی کے سرغنہ کا پتہ لگتا ہے وہ یہ کہ جتنے دن مری میں وہ رہا ہے مولوی صدر دین سے لڑتا جھگڑتا رہا ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے کو منافق بے عمل اور جاسوس سمجھتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک خط بھی ملا ہے جس میں اللہ رکھا نے مولوی صدر دین سے، ان کا مشن اور گذشتہ زندگی کا حال پوچھا ہے۔ ان ساری کارروائی سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ منافق اللہ رکھا میاں محمد صاحب لائلپوری سابق پریذیڈنٹ انجمن پیغامیاں کی پارٹی کا آدمی ہے اور اسی کے اشارہ پر ناچ رہا ہے۔ حضور کے سندھ جانے کے بعد خیبر لاج میں عید الاضحیٰ کے متعلق ایک واقعہ بھی ہوا ہے۔ جس سے اللہ رکھا کی منافقت کا پتہ لگتا ہے وہ یہ کہ مسجد احمدیہ میں ہم سب کو یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ مرزا ناصر احمد صاحب عید کی نماز پڑھائیں گے۔ اس پر اللہ رکھا نے کہا میں میاں ناصر کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ کیونکہ حق بات میں ایک دفعہ میں ان سے لڑ چکا ہوں۔ اس لئے میں تو پیغامیوں کی مسجد میں نماز پڑھوں گا۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر تم نے میاں صاحب کے پیچھے نماز عید نہیں پڑھنی تو ابھی ہماری مسجد سے نکلو۔ اور آج سے ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اس پر وہ منافق نماز عید پڑھنے کے لئے تیار ہو گیا۔ جس پر اس کی منافقت پر پردہ پڑ گیا۔ اس واقعہ کے متعلق پنڈت ظہور القمر صاحب کی شہادت شائع ہو چکی ہے۔

ایک بات جو سب سے زیادہ اہم معلوم ہوئی ہے اور جس سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ اس منافق کے پیچھے چغتائی گروہ کا ضرور ہاتھ ہے اور وہ یہ ہے کہ کوہاٹ کی طرح اس منافق نے مری میں بھی چند احمدیوں کے سامنے مری سے جاتے ہوئے یہ کہا کہ اب تو لاہوریوں کی نظر خلیفہ اول کی اولاد پر زیادہ پڑتی ہے اور وہ میاں عبد المنان صاحب کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک وہ زیادہ قابل ہیں۔ ہمارے خلیفہ کی زندگی میں چغتائی گروہ کا اس قسم کا پروپیگنڈا ان کی سازشوں کا پتہ دیتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی سے لوگوں کے ذہنوں کو زہر آلود کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ پرداز شخص کے گروہ سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔ آخری دن اللہ رکھا منافق نے ایک مجلس میں خیبر لاج سے نکالے جانے پر یہ الفاظ بھی کہے کہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مجھے دھتکارنے والوں پر عذاب و تباہی آجائیگی جس طرح ۱۹۵۳ء میں ہوا تھا۔ اسی طرح ہوگا۔ اور مجھے کوئی بھی حضرت صاحب کی ملاقات سے نہ روک سکے گا۔

ظہور القمر صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اس نے میرے سامنے ڈیڑھ سال کے اندر اندر آنے والی تباہی کو خلافت کے متعلق قرار دیا تھا۔ آخر میں پھر حضور سے دوبارہ عرض کروں گا۔ کیونکہ منافق اللہ رکھا کئی جماعتوں مثلاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ گجرات۔ کیمبلپور۔ کوہاٹ۔ پشاور۔ مردان۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ چنار اور بالاکوٹ تک دورہ کرتا رہا ہے۔ اس لئے ہر جماعت سے اس منافق کے متعلق دریافت کر لیا جائے۔ کہ ممکن ہے اس طریق سے اس فتنہ کا سراغ اور زیادہ واضح طور پر ہمارے سامنے آجائے۔ (محمد صدیق شاہد)

افسوس ہے کہ سوائے کوہاٹ اور لاہور کے کسی جماعت نے اس شخص کے متعلق رپورٹ نہیں کی۔ نہ سیالکوٹ نے نہ جہلم نے۔ نہ گجرات نے۔ نہ کیمبلپور نے نہ پشاور نے۔ نہ مردان نے۔ نہ ایبٹ آباد نے۔ نہ مانسہرہ نے۔ نہ بالاکوٹ نے۔ اس سے شبہ پڑتا ہے کہ ان جماعتوں میں بعض منافق لوگ موجود ہیں۔ جن تک یہ شخص پہنچا ہے۔ اور جنہوں نے اس کی کارروائیوں کو مرکز سے چھپایا ہے۔ گجرات کے امیر عبد الرحمن صاحب خادم کو یقیناً اس کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس شخص کو کوہاٹ کرایہ دے کر بھجوانے والوں میں دو ان کے اپنے بھائی شامل تھے۔ اور تیسرا ان کے بہنوئی راجہ علی محمد صاحب کا لڑکا تھا۔ سیالکوٹ کی جماعت کو اس سے یہی ہمدردی ہو سکتی تھی۔ کہ یہ شخص سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ پس امیر جماعت سیالکوٹ کی خاموشی افسوسناک ہے (اب سیالکوٹ سے خلیفہ عبد الرحیم صاحب کا خط باوجود بیماری کے آگیا ہے) اس کا ہزارہ کا دورہ کرنا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ اس کے دوستوں میں سے ایک شخص کے پاس ہزارہ کا ایک منافق احمدی نوکر ہے۔ اور وہ غالباً خود دے کر اس کو ہزارہ بھجوارہا ہے۔ مگر جماعت کو تو چاہیئے تھا وہ ہوشیار رہتی

اللہ رکھا نے جو مولوی صدر دین صاحب کے نام رقعہ لکھا تھا۔ اس کی نقل ذیل میں درج ہے اور وہ اصل ہمارے پاس ہے۔ مرزا محمود احمد۔

مکرمی و محترمی مولوی صدر دین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذارش ہے کہ آپ سے جو ملاقات ہوئی۔ وہ ابد الآباد تک یاد رہے گی۔ (یعنی یہ پیغامی تھے تو جو مولوی صاحب اور ان کا وجود ایک ہے) چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ میں پہل کرتا۔ مگر میں آپ کی بندہ نوازی کا مشکور ہوں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا تھا۔ کہ بندہ کا مشن کیا ہے۔ سو مؤدبانہ عرض ہے کہ بندہ مری میں سیر وا فی الارض کے ماتحت رسول اللہ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق تبلیغ اسلام کی خاطر آیا ہے۔ (گویا جماعت احمدیہ میں انتشار پھیلانا اور پیغامیوں کی ایجنٹی کرنا ہی اس شخص کے نزدیک تبلیغ اسلام ہے) آپ کی کرم نوازی ہوگی۔ اگر آپ اس بارہ میں ید طولیٰ رکھتے ہو تو رہنمائی فرمائیں۔ للہ وطرفے بندی کو چھوڑ کر کچھ ایمان کی تو کہئے۔ ویسے آپ خوب جانتے ہیں۔ لقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ (یعنی انبیاء کی طرح اس کی زندگی بھی دنیا کے سامنے کھلے ورق کی طرح ہے۔ اور تمام پاکستان یا ساری جماعت احمدیہ اس کے ہر فعل کو جانتی ہے۔ اور اس کو پتہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہؐ کی طرح یہ شخص صادق اور امین ہے) القصہ مختصر کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ آپ اپنے مشن کی وضاحت کریں۔ تو بندہ معلوم کرے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں (یعنی میاں محمد لائلپوری کی پالیسی سے آپ کو کتنا اتفاق ہے۔ یا جماعت میں فتنہ ڈلوانے کے لئے آپ کتنی رقم مجھے یا میرے ساتھیوں کو دے سکتے ہیں)

خادم دین اللہ رکھا درویش حال مری

(الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۵۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مولوی خورشید احمد صاحب منیر کا ایک خط

مولوی صدیق صاحب کا بیان پہلے شائع ہو چکا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اللہ رکھا نے مجھ سے کہا کہ میرے مولوی خورشید احمد صاحب منیر مربی لاہور سے گہرے تعلقات ہیں۔ اب مولوی خورشید احمد صاحب منیر کا حلفیہ بیان آیا ہے۔ جس کو ذیل میں چھاپا جاتا ہے احباب اس کو پڑھ لیں اور دیکھ لیں کہ اللہ رکھا کتنا کذاب آدمی ہے۔ اگر وہ مسیلمہ کذاب کی ذریت میں سے نہیں تو وہ بھی انہیں کی طرح اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرے ورنہ انہیں کی طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ کر شائع کرے کہ میرے خورشید احمد منیر مربی لاہور سے گہرے تعلقات ہیں۔ لعنۃ اللہ وملائکتہ وجمیع المومنین علی الکاذبین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدی ومولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دام ظلکم

سیدی حضور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

میرے پیارے آقا۔ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ پنڈی ادلینڈن کا خط اور حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مورخہ ۲۵/۷/۵۶ کے الفضل میں ابھی ابھی پڑھا۔ پڑھتے ہی دل پر آرے سے چل گئے اور دل پارہ پارہ ہوگیا۔

میرے پیارے آقا! میں حضور پُرنور کی خدمت میں خدائے واحد کی قسم کھاکر عرض کرتا ہوں کہ میرا اس اللہ رکھا بدبخت اور ملعون شخص سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ قادیان میں جبکہ خاکسار مدرسہ احمدیہ میں طالب علم تھا۔ تو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق کی وجہ سے میں صرف اس قدر جانتا تھا کہ یہ شخص آپ نے بطور مزدور رکھا ہے۔ جو کہ دارالشیوخ کے لئے آٹا اکٹھا کرکے لاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اس وقت بھی اس کے میرے ساتھ کسی قسم کے تعلقات ہرگز نہیں تھے۔

مجھے عمر بھر اس سے ملنے کا صرف مارچ ۵۲ء میں صرف ایک مرتبہ وہ بھی اتفاقاً موقع ملا ہے۔ جبکہ خاکسار پنڈ دادنخان ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب کے گھر ٹھہرا تھا۔ ان دنوں خاکسار ضلع جہلم میں مربی تھا۔ اور پنڈ دادنخان دورہ پر گیا تھا۔ یہ شخص دیوہ سرگودھا اور بھیرہ ہوکر وہاں پہنچا تھا۔ اور مقصد یہ بتلایا تھا۔ کہ میں چند دن کے لئے چواسیدن شاہ کھیوڑہ اور ٹلہ جوگیاں جو ضلع جہلم مشہور پہاڑی ہے۔ دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ اور ساتھ تبلیغ بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے کچھ ٹریکٹ بھی ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ جو کہ غالباً اس نے بھیرہ کی جماعت سے حاصل کئے تھے۔ جب یہ شخص ڈاکٹر ممتاز نبی کے مکان پر پہنچا۔ تو ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ میں نے اسے دیکھتے ہی ڈاکٹر صاحب کے نسبتی برادر چوہدری اشفاق احمد صاحب سے جو ڈاکٹر صاحب کے پاس ہی رہتے ہیں۔ اللہ رکھا کے متعلق بتایا کہ یہ شخص قادیان میں فتنہ برپا کرکے اب پاکستان آگیا ہے۔ اس سے دوستوں کو محتاط رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ رات گذارنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔ چونکہ مجھے اس کے متعلق یہ علم تھا کہ اس نے قادیان درویشوں کے خلاف فتنہ برپا کیا تھا۔ اس لئے میرے دل میں اس کے خلاف طبعی طور پر نفرت تھی۔

اس ایک واقعہ کے علاوہ اور وہ بھی اتفاقاً مجھے نہ اس سے پہلے اور نہ آج تک اس کذاب اور فتنہ پرداز شخص سے ملنے کا کبھی کسی جگہ بھی موقع نہیں ملا۔ لاہور آئے ہوئے مجھے پونے چار ماہ کا عرصہ ہو رہا ہے۔ میں نے اس منحوس شخص سے ملنا تو درکنار نام تک سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اگر میں نے اس بیان میں کسی قسم کی غلط بیانی یا جھوٹ سے کام لیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ مجھے تباہ و برباد کرے۔ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ اللہ رکھا کے اس دجل آمیز بیان میں کہ اس کے میرے ساتھ گہرے تعلقات ہیں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ اس نے میرے نام کو محض جھوٹ اور افترا کے طور پر جماعت کے دوستوں پر اپنا اثر ڈالنے کے لئے غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ اور اس نے میرا نام پنڈ دادنخان میں سنکر یاد کرلیا ہے۔ ورنہ اسے میرے نام کا بھی علم نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ علم تھا کہ میں کون ہوں اور کیا کرتا ہوں۔

میرے پیارے آقا! تاہم حضور پُرنور کو اس کی وجہ سے جو تشویش ہوئی ہے اس کے لئے میں تہ دل سے مؤدبانہ طور پر معافی کا خواستگار ہوں۔ اور عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور پُرنور میری عاقبت کے بخیر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے محض اپنے فضل و کرم سے حضور پُرنور کے قدموں میں مرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمارا یہ تعلق اس قدر استوار ہو کہ کوئی ابتلاء یا فتنہ اسے توڑ نہ سکے۔ آمین۔ والسلام حضور کا ادنیٰ ترین غلام خورشید احمد منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ لاہور ۲۵/۷/۵۶

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے تازہ پیغامات احباب جماعت کے نام

تم میں سے ہر ایک ہوشیار ہونا چاہیئے

تحقیق سے ثابت ہوگیا ہے کہ اللہ رکھا نے میاں بشیر احمد صاحب پر جھوٹ بولا وہ چٹھی جو میاں بشیر احمد صاحب کی بتاتا ہے۔ وہ ہمیں مل گئی ہے۔ اور اس میں اپنے کسی ماتحت کو یہ حکم دیا گیا کہ سفارشی خط دینا بالکل غلط ہے۔ یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ تم احمدیوں پر اچھا اثر پیدا کرو۔ خلیفۃ المسیح کو اس بارہ میں تنگ کرنا درست نہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ حسب دستور اس کذاب نے ہر معاملہ میں جھوٹ بولا ہے۔ اسی طرح اس معاملہ میں بھی جھوٹ بولا ہے کہ میاں بشیر احمد صاحب کو یہ اختیار تھا کہ بغیر مجھے پوچھے پوری معافی دیتے نہ انہوں نے ایسا کیا۔ بلکہ اس شخص نے اپنے ہی دجل سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے مرتکب مسلمانوں کو دھوکا دیا کرتے تھے۔ کبھی کہتے تھے علیؓ ہمارے ساتھ ہیں کبھی دوسرے صحابہ کا نام لیتے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ کم از کم اتنا ثابت ہوگیا کہ اس فتنہ کے بانی ابھی تک حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کی سکیم کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور ان کی سکیم پر چلنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی احمدی ان لوگوں کے دھوکہ کھاتا ہے۔ تو وہ یقیناً احمدی نہیں۔ اگر شیطان جبرائیل کے بھیس میں بھی آئے تو مومن اس سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ پس تم میں سے ہر شخص کو ایسا ہی ہوشیار ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص اپنی نسل کے سلسلہ کو خواہ کہیں تک پہنچاتا ہو اور کوئی شخص خواہ کتنے ہی بڑے آدمی کو اپنا مؤید قرار دیتا ہو۔ آپ اس پر لعنت ڈالیں۔ اور اپنے گھر سے نکالدیں۔ اور ساری جماعت کو اس سے ہوشیار کر دیں۔ ایک دفعہ جماعت پیغامی فتنہ کا مقابلہ کرچکی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اب اس سے دوسو گنے زیادہ ہوکر پیغامی فتنہ کا مقابلہ نہ کیا جاسکے۔

مرزا محمود احمد

میاں عبدالوہاب صاحب کا خط میرے نام اور اس کا جواب

نقل خط میاں عبدالوہاب صاحب

نہایت ہی پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الفضل میں اللہ رکھا کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ اس سلسلہ میں بدقسمتی سے میرا نام بھی آگیا ہے اور حضور نے عاجز پر اظہار ناراضگی بھی فرمایا ہے۔ جس سے صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سلسلہ میں ایک چٹھی بذریعہ عام ڈاک خدمت عالی میں بھیج چکا ہوں معاملہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی نقل بذریعہ رجسٹری بھیج رہا ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک صورت یہ بھی ہوسکتی تھی کہ میں خاموش ہوجاتا۔ اور اس معاملہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا۔ مگر چونکہ آپ میرے پیارے امام اور آقا ہیں اور مجھے آپ سے بچپن سے دلی انس رہا ہے یقین رکھتا ہوں کہ آپ بھی اس تعلق کو جانتے ہیں۔ اس لئے اللہ رکھا کے نام اس خط کی حقیقت خدمت عالی میں لکھتا ہوں۔

اللہ رکھا کے نام یہ خط غالباً حضرت اماں جی کی تعزیت کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اللہ رکھا حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی زندگی میں قادیان آیا تھا اور دارالشیوخ میں ملازم تھا۔ بعض دفعہ اماں جی کے گھر کا کام بھی کرتا۔ اور اماں جی اس کو روٹی بھی دیا کرتی تھیں۔ جس طرح سب احمدیوں کے ساتھ ان کا بیٹوں جیسا سلوک تھا اللہ رکھا کے ساتھ بھی تھا۔ یہ کبھی بیمار ہوتا تو میں اس کا علاج بھی کرتا۔ اگر آپ الفضل میں مضمون لکھنے سے پہلے اور میرا ذکر کرنے سے پہلے مجھ سے دریافت کرلیتے تو شاید اس قدر غلط فہمی پیدا نہ ہوتی۔

میرے علم میں اللہ رکھا کو قادیان میں منافقوں کی معافی مل چکی تھی۔ اس لئے تعزیت کے خط کا جواب دیتے وقت قطعاً میرے ذہن میں نہیں آسکتا تھا کہ اس کو خط کا جواب نہ لکھنا چاہیئے۔ حاشا وکلا میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ نہ آیا کہ میں کسی ایسے شخص کو خط لکھ رہا ہوں جو حضور کا بدخواہ ہے۔ اللہ رکھا کے متعلق کوہاٹ کی جماعت نے جو بات کہی ہے وہ تو بہت بعید کی ہے نہ میں نے یہ بات ان سے سنی نہ مجھے علم تھا کہ آپ کے خیالات اس کے متعلق یہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اللہ رکھا نے میرے خط کا ناجائز استعمال کیا ہے۔

ہمارا تو فرض ہے کہ آپ کو خوش رکھیں خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ آپ بیمار بھی ہیں۔ ایسے حالات میں نادانستہ میرا ایک خط آپ کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔ جس سے طبعاً مجھے بھی اذیت پہنچی۔ میں نے بچپن میں فیصلہ کیا تھا کہ اپنی قسمت آپ کے ساتھ وابستہ رکھوں گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا منشاء بھی یہ تھا کہ ان کے بعد آپ جماعت

کے امام ہوں۔

میں ان سے زیادہ عالم ہوں نہ عارف دینی نہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے کوئی بات میرے ذہن میں آ ہی نہیں سکتی۔ آپ کے ہاتھ سے ساری عمر میٹھی قاشیں کھائی ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ایک کڑوی قاش کھانے سے انکار کروں۔ آپ کی پہلی مہربانیوں کو بھی انعام ہی سمجھتا رہا ہوں اور آپ کی اس تحریر کو بھی انعام ہی سمجھوں گا شاید اس سے نفس کے گناہوں کی تلافی ہو جائے۔

شکرگزار ہوں گا اگر حضور میری یہ تحریر شائع کر دیں دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ مجھے تا موت خلافت کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آپ کا عبدالوہاب عمر

جواب

میاں عبدالوہاب صاحب!

آپ کا خط ملا بسلسلہ بحثیں الفضل میں آ رہی ہیں۔ مجھے آپ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی بیسیوں احمدیوں کی حلفیہ شہادتیں جو عنقریب شائع ہو جائیں گی۔ ان کے بعد پوچھنے کا سوال نہیں رہتا۔ خصوصاً جبکہ ۲۶، ۱۹۲۷ء میں مدرسہ احمدیہ کے لڑکوں نے آپ کا اور آپ کے ایک مولوی دوست کا خط پکڑ کر مجھے بھجوا دیا تھا۔ جو زاہد کے نام تھا۔ اور جس میں لکھا ہوا تھا کہ تمہاری مخالفت مرزا محمود سے ہے ان کے متعلق جو چاہو مقابلہ میں لکھو۔ مگر ہمارے دوستوں کے متعلق کچھ نہ لکھو۔ اور اس خط کے ساتھ ایک اور شخص کا خط بھی تھا۔ جو آپ کے ایک دوست نے ایک عورت کے نام لکھا تھا۔ اور جس کے واپس لینے کے لئے آپ اور وہ مولوی صاحب مقبرہ بہشتی جانے والی سڑک پر پیپل کے درخت کے نیچے کھڑے ہوئے ایک لڑکے کے ذریعہ سے زاہد سے خط و کتابت کر رہے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ یہ لڑکا مخلص احمدی ہے۔ وہ لڑکا وہ خط لے کر سید صاحب میرے پاس پہنچا۔ جس میں آپ دونوں اور تیسرے دوست کے خطوط بھی تھے اور زاہد کا وعدہ بھی تھا۔ کہ اس دوست کو ہم بدنام نہیں کریں گے۔

اب ان واقعات کے بعد جبکہ میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اتنی مدت چھپائے رکھا۔ مجھے تحقیقات کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ثبوت ہیں۔ جو منقسمہ ظہور پر آ جائیں گے۔ قادیان کی باتیں قادیان کے ساتھ ختم نہیں ہو گئیں۔ کچھ ادھر آ پہنچی ہیں۔ کچھ پہنچ جائیں گی۔ لاہور کی باتیں تو مزید برآں ہیں۔

آپ جو کام کر رہے ہیں۔ اگر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو اس سے بھی بڑھ کر آپ سے سلوک کرتے جو میں کر رہا ہوں۔ ان کی تو یہ کہتے ہوئے زبان خشک ہوتی تھی کہ "میاں میں تمہارا عاشق ہوں اور میں مرزا صاحب کا ادنیٰ خادم ہوں" جب وہ آپ لوگوں کی یہ کارروائیاں دیکھتے۔ تو اس کے سوا کیا کر سکتے تھے۔ کہ آپ پر ابدی لعنت ڈالتے۔ آخر وہ ایک نیک انسان تھے۔ کیا ان کو نظر نہیں آتا تھا۔ اور اب پرانے ریکارڈ دیکھ کر جماعت کو نظر نہیں آئے گا۔ کہ جب ان کے لئے غیرت دکھانے والے اپنی ماؤں کے گھٹنے کے ساتھ لگے ہوئے ایں ایں کر رہے تھے۔ اس وقت میں ہی تھا۔ جو تن من دھن کے ساتھ غیر مبائعین کے ساتھ ان کی خاطر لڑ رہا تھا۔ جنہوں نے ان کی زندگی میں ہی ظاہراً اور پوشیدہ ان کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اور جیسا کہ حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ کہتے تھے۔ کہ مولوی صاحب سٹھیا گئے ہیں۔ اب ان کی عقل ماری گئی ہے۔ اب ان کو معزول کر دینا چاہیئے یہ سب باتیں نیر صاحب مرحوم نے سنیں۔ جبکہ پیغامی مقبرہ بہشتی میں گئے ہوئے تھے۔ نیر صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن اور کئی لوگ زندہ ہیں۔ اور اس زمانے کے لٹریچر میں بھی کہیں کہیں یہ حوالے مل جاتے ہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ جیسا کہ الفضل میں وہ خواب چھپ چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے لئے میرے بچوں کو اپنی جانیں دینی پڑیں گی۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہو سکتی۔ خواہ یہ جانیں دینا لفظی ہو یا معنوی۔

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام نے اسمٰعیل قرار دیا ہے۔ اور بائبل میں لکھا ہے کہ اسکے بھائیوں کی تلوار اسکے مقابل میں کھنچی رہیگی۔ پہلے اسمٰعیل کا تو مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں اپنے متعلق جانتا ہوں کہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کا سوال پیدا ہوا۔ جیسا کہ لاہوریوں کے کیس میں ہوا تھا۔ تو میری تلوار بھی تمام دنیا کے مقابلہ میں کھنچی رہیگی۔ اور عزیز سے عزیز وجود وں

کو بھی معنوی طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں دریغ نہیں کروں گا۔ کیونکہ ظاہری تلوار

چلانے سے ہم کو اور حضرت مسیح موعودؑ کو روکا گیا ہے۔ اور ہمیں بشدت تعلیم دی گئی ہے خواہ تمہیں کتنی ہی تکلیف دی جائے کسی دشمن کا جسمانی مقابلہ نہ کرنا۔ ہاں دعاؤں اور تدبیروں سے ان کے گند ظاہر کرنے کی جتنی کوشش کر سکتے ہو کرو۔

مجھے تو خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کارروائیاں کروائیں۔ کیونکہ حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام تھا۔ جس کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نہیں سمجھی تھیں اور گھبرا گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھ کر ان کے ہاتھ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوایا تھا۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ نے ان کو تسلی دی تھی۔ کہ یہ الہام آپ کے لئے بُرا نہیں ہے۔ اس الہام کا مضمون یہ تھا کہ جب تک حضرت خلیفہ اولؓ اور ان کی بیوی زندہ رہیں گے ان کی اولاد سے نیک سلوک کیا جاتا رہے گا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ ان کو ایسا پکڑے گا۔ کہ ان سے پہلے کسی کو نہیں پکڑا ہو گا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ پچھلے ۴۲ سال میں ہزاروں موقعے آپ کو مخالفت کے ملے۔ لیکن اماں جی کی وفات تک کبھی بھی ننگے ہو کر آپ کو مقابلہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جونہی وہ فوت ہوئیں، خدائی الہام پورا ہونے لگ گیا۔ اور اگر خدا کی مشیت ہوئی تو اور بھی پورا ہو گا۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ آپ کے ہاتھوں سے ساری عمر میٹھی میٹھی قاشیں کھائی ہیں ایک کڑوی بھی سہی۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے ہاتھ سے گذشتہ تیس سال میں بہت سی خنجریں اپنے سینہ میں کھائی ہیں، مگر اب چونکہ مسیح موعود کے کلام اور سلسلہ احمدیہ کی حفاظت اور وقار کا سوال تھا۔ مجھے بھی جواب دینا پڑا۔ اگر وہ کڑوا لگتا ہے تو اپنے آپ کو ملامت کریں۔ یا موت کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زبان سے ملامت سن لیں۔

عبدالوہاب صاحب کا خط اللہ رکھا کے نام

میاں عبدالوہاب کا خط جو انہوں نے اللہ رکھا کے نام لکھا تھا شائع کیا جاتا ہے۔

برادرم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ مشتمل بر تعزیت ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کے ساتھ تو ہم لوگوں کا بھائیوں کا تعلق ہے۔ اس لئے آپ کو صدمہ لازمی تھا۔ اس قسم کے حادثات زندگی کی بنیادوں کو ہلا دینے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حامی و مددگار ہے۔ آپ کا خط بہت تسلی آمیز ہے۔ آپ بعافیت ہوں گے۔ کوہ مری ضرور دیکھیئے۔ آپ کا بھائی عبدالوہاب عمر ۵۶-۴-۱۳

اس خط کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اصل غرض کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ خط ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء کا ہے۔ اور اماں جی جولائی کے آخر یا اگست[۵] کے شروع میں فوت ہوئیں۔ اس بات کو کون مان سکتا ہے کہ اللہ رکھا جیسا ذلیل آدمی جس کے سپرد کوئی اہم کام نہیں سوائے اس کے کہ بعض گھرانوں میں چپڑاسی یا باورچی کا کام کرتا ہے۔ اس نے باوجود اس عشق و محبت کے جو اسے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھی۔ اماں جی جو جولائی یا اگست میں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی تعزیت کا خط مولوی عبدالوہاب کو مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں لکھا اور مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس کا جواب ۱۳ اپریل کو دیا۔ اور تعزیت کے مضمون سے بالکل بے تعلق خط کے آخر میں یہ بھی لکھ گئے کہ کوہ مری ضرور دیکھیئے۔

احباب کو معلوم ہے کہ ۲۴ اپریل کو میں مری آیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے دس یا گیارہ اپریل کو میں نے عبدالرحیم احمد اپنے نام نہاد داماد کو کوٹھی تلاش کرنے کے لئے مری بھیجا تھا۔ اور اس نے بارہ اپریل کے قریب ربوہ پہنچ کر کوٹھی کی اطلاع دی تھی جسے ہم نے پسند کر لیا تھا۔ اور عبدالرحیم احمد میاں عبدالمنان کا یار غار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سے سن کر اپنے بھائی کو اطلاع دیدی کہ خلیفۃ المسیح مری جانے والے ہیں اور عبدالوہاب کو فوراً یاد آ گیا کہ ۳ مہینے پہلے آئے ہوئے تعزیت کے خط کا جواب اللہ رکھا کو فوراً دینا چاہیئے۔ اور یہ بات بھی ان کے دماغ میں آ گئی کہ یہ بھی لکھ دیا جائے کہ کوہ مری ضرور دیکھیئے۔ کیونکہ اس وقت میرے مری آنے کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ اور پہاڑوں پر چونکہ عام طور پر صحت کیلئے لوگ باہر جاتے ہیں۔ اور پہرہ کا انتظام پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ رکھا کو تعزیت کے خط کے جواب میں تاکید کر دی کہ کوہ مری ضرور دیکھیئے۔ اتنے مہینوں کے بعد تعزیت کا جواب دینا اور اس وقت دینا جبکہ میرے مری جانے کا فیصلہ ہو چکا

[۵] اماں جی ۱۶ اور ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء کی درمیانی رات کو فوت ہوئی تھیں۔ ادارہ

تھا۔ خط کے آخر میں یہ بے جوڑ فقرہ لکھ دینا ایک عجیب اتفاق ہے جس کو ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ اصل تو تعزیت کے جواب میں مری رکھنے کا ذکر ہی عجیب ہے پھر یہ فقرہ ڈاہ بھی عجیب ہے اور پھر اس وقت یہ تحریک جب میں مری آ رہا تھا۔ اور بھی زیادہ عجیب ہے۔

مرزا محمود احمد

منافقت کی سکیم کے متعلق مزید شہادتیں

بیان چوہدری بشارت احمد صاحب ولد چوہدری محمد شریف صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا حال اے جی آفس لاہور

میں مندرجہ ذیل بیان خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھ رہا ہوں اور اس کے متعلق پوری ذمہ داری لیتا ہوں۔ غلام رسول ۳۵ میرا واقف ہے اور میرے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں (قادیان سے آنے کے بعد کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں بھی رہا ہے) اور سرگودھا گورنمنٹ کالج میں پڑھتا رہا ہے۔ میرے لاہور آنے کے بعد تقریباً دو ہفتے پہلے مجھے کرایہ پر سائیکل لینے کی ضرورت پیش آئی چونکہ لاہور میں میرا کوئی واقف نہیں تھا اس لئے غلام رسول ۳۵ کے پاس گیا۔ اس وقت اس مکان یعنی ۳۵ نسبت روڈ میں مندرجہ ذیل لوگ موجود تھے۔

۱۔ مرزا محمد حیات تاثیر سابق ممبر پریس مقوماً قوس (یہ شخص گجرات کا رہنے والا ہے اور پچھلے کئی سال میں کئی بار گجرات کے احمدیوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ شخص جھوٹے طور پر اپنے آپ کو مرزا لکھتا ہے۔ ورنہ اس کا خاندان قبروں کا مجاور ہے۔ مجھے اس امر کی تحقیقات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ تحقیقات مکمل ہو جاتی۔)

۲۔ غلام رسول ۳۵ ۳۔ اللہ رکھا۔

غلام رسول ۳۵ نے اللہ رکھا سے پوچھا کہ وہ اتنے عرصہ میں کہاں گیا۔ اور یہاں سے جا کر تم نے کوئی خط نہیں لکھا۔ اللہ رکھا نے جواب میں کہا کہ میں نے تو تمہیں بھی اور حمید ڈاڈھے کو بھی خطوط لکھے ہیں۔ لیکن تم نے جواب ہی کوئی نہیں دیا۔ اس کے بعد اس نے بتلایا کہ وہ سرحد کی تمام خانقاہوں میں پھرا۔ اس کے پاس ایک نوٹ بک پاکٹ سائز کی تھی۔ جس میں ان افراد اور جماعتوں کے پتہ جات لکھے ہوئے تھے جن سے وہ مل کر آیا تھا۔ مجھے اس وقت وہ پتہ جات یاد نہیں آ رہے۔ (ابھی ایک اور آدمی کے ذریعہ وہ معلوم ہو گئے ہیں) اس کے بعد غلام رسول ۳۵ نے اللہ رکھا سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت صاحب کی بیماری دور نہیں ہو رہی۔ اور ان کے بعد کس شخص کی بیعت کی جائے اللہ رکھا نے جواب میں کہا کہ میں نے متعدد بار میاں بشیر احمد صاحب کو خطوط لکھے ہیں۔ کہ تم تمہارے بھائی ہیں کچھ صدقہ دو۔ تب تم صحت یاب ہو سکتے ہو۔ رقم کھا گیا۔ ۲۵۰۰ کہی گئی تھی

(غالباً مراد یہ ہے کہ ۲۵۰۰ اللہ رکھا کو دو ورنہ انہی دنوں میں تین قریباً سات سو ایکڑ بنجر زمین انجمن کو دے چکا ہوں۔ جس کی کم سے کم قیمت بھی ایک لاکھ چالیس ہزار بنتی ہے)

اور میاں بشیر احمد صاحب کو یہ بھی لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہو گئی تو ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیعت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں اور اب تک مجھے اس کا ان کی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ناصر احمد کے خلیفہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ خلیفے خدا بنایا کرتا ہے۔ جب اس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑ کر میری بیعت کرا دی تھی۔ جن میں ایک میرے نانا۔ دو میرے ماموں ایک میری خالہ ایک میری نانی ایک میری تائی اور ایک میرے بڑے بھائی بھی شامل تھے۔ اگر خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ ناصر احمد خلیفہ ہو تو ایک میاں بشیر کیا ہزار میاں بشیر کو بھی اس کی بیعت کرنی پڑے گی۔ اور غلام رسول جیسے ہزاروں آدمیوں کے سروں پہ جوتیاں مار کر خدا ان سے بیعت کروائیگا۔ لیکن ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی دوسرے خلیفہ کا خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ نام لینا خلاف اسلام اور بے شرمی ہے۔ صرف خلیفہ ہی اپنی زندگی میں دوسرے خلیفہ کو خلافت کے لئے نامزد کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۹۱۰ء میں مجھے نامزد کیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ بیماری سے بچ گئے۔ اور خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے فیصلہ سے مجھے خلیفہ بنایا۔ اگر خدانخواستہ اس وقت خلیفہ اولؓ فوت ہو جاتے تو ان کی اولاد بڑا شور مچاتی کہ یہ خلافت ہمارے باپ کی دی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے بچا لیا اور سورۃ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چنا۔ اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا۔ میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ اپنی خلافت کے زمانہ میں دمشق گیا ہوں۔ اور اب میں دلیری سے کہہ سکتا ہوں کہ میں کسی انسان کی دی ہوئی خلافت پر خواہ وہ کتنا بڑا انسان کیوں نہ ہو لعنت بھیجتا ہوں۔ یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کی ترمیم کرنی ہوگی جنہوں نے بتایا کہ مسیح دمشق جائے گا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تردید کرنی ہوگی۔ جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس حدیث کے یہ معنے ہیں۔ کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا)

اللہ رکھا کی اس بات کو سن کر کہ میں نے میاں بشیر احمد کو لکھا ہے کہ ہم تو موجودہ خلیفہ کے مرنے پر آپ کی بیعت کریں گے۔ غلام رسول ۳۵ نے کہا۔ نہیں ہم تو میاں عبد المنان صاحب عمر کی بیعت کریں گے۔

(اگر عبد المنان بھی اس سازش میں شریک ہے تو تم یاد رکھو کہ عبد المنان اور اس کی اولاد قیامت تک خلافت کو حاصل نہیں کرے گی خواہ کروڑوں غلام رسول ان کے لئے کوششیں کرتے ہوئے اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے مر جائیں اور اپنے پیر گھسا دیں اور اپنے ناک رگڑ دیں)

پھر غلام رسول نے کہا کہ وہ دو سال کے بعد اتنی طاقت پکڑ جائے گا کہ ربوہ آ کر ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دے گا۔

(دو سال کے بعد کی بات تو خدا ہی جانتا ہے۔ یہی بڑا عبداللہ بن ابی ابن سلول نے رسول اللہؐ کے خلاف ماری تھی اور جب اس کا ہی بیٹا اس کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں مدینہ کا سب سے ذلیل انسان ہوں اور محمد رسول اللہؐ مدینہ کے سب سے معزز انسان ہیں اس کا دعوی کرنا تو کذاب ہونے کی علامت ہے۔ وہ اب ربوہ آ کر دکھا دے نہ کہ اپنے گاؤں جا کر دکھا دے۔ مگر ایسی باتیں تو حیادار لوگوں سے کہی جاتی ہیں۔ بے حیا لوگوں پر ایسی باتوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ وہ پھر یہی کہہ دے گا کہ یہ طاقت تو مجھے دو سال کے بعد حاصل ہوگی جیسا کہ مسیلمہ نے کہا تھا کہ اگر محمد رسول اللہؐ نے مجھے اپنے بعد وارث نہ بنایا تو میری فوج حملہ کر کے مدینہ کو تباہ کر دے گی۔ اب وہ مسیلمہ خبیث کہاں ہے کہ ہم اس سے پوچھیں اور یاد دو سال کے بعد غلام رسول بے دین کہاں ہوگا جو ہم اس سے پوچھیں گے)

چوہدری بشارت احمد صاحب کہتے ہیں۔ کہ اس ملنے کے بعد حیات تاثیر نے جو اپنے آپ کو مرزا کہتا ہے یہ بھی کہا کہ اگر حمید ڈاڈھے سے خطوط کا جواب چاہتے ہو تو اس کو اس قسم کے خطوط لکھا کرو کہ میاں ناصر احمد کو مارنے اور میاں بشیر احمد کے متعلق جو سکیم تھی۔ وہ کہاں تک کامیاب ہے۔ اس پر وہ تڑپ کر جواب دے گا۔

(دیکھیے ان خبیثوں کو جو ایک طرف تو اپنے خیال میں اپنی طاقت کے بڑھانے کے لئے میاں بشیر احمد کو خلافت کا لالچ دے رہے ہیں۔ دوسری طرف ان کے قتل کرنے کے منصوبے بھی کر رہے ہیں۔ کیا ایسے لوگ ایمان دار یا انسان کہلا سکتے ہیں؟ یہ خبیث اور ان کے ساتھی منافقوں کی طرح تمنائیں کرتے رہیں گے۔ لیکن سوائے ناکامی اور نامرادی کے ان کو کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ آسمان پر خدا تعالیٰ کی تلوار کھنچ چکی ہے اب ان لوگوں سے دوستی کا اظہار کرنے والے لوگ خواہ کسی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں اپنے آپ کو بچا کر دیکھیں۔ خدا تعالیٰ ان کو دنیا کے ہر گوشہ میں پکڑے گا اور ان کو ان کی بے ایمانی کی سزا دے گا)

مرزا محمود احمدؒ

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کا خط

سیدی و مطاعی میرے پیارے آقا (ابی داکی فداک) سلمکم اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الفضل مورخہ ۲۵ جولائی میں آج حضور کا پیغام جماعت کے نام پڑھا جس سے دل کو سخت رنج و غم ہوا۔ خصوصاً اس بات کے تصور سے کہ حضور کی بیماری کی حالت میں بھی منافقین حضور کو دکھ دینے والی باتیں اور حرکتیں کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق حضور نے جماعت احمدیہ افراد سے دو ٹوک فیصلہ طلب فرمایا ہے۔ سو خاکسار اس کا جواب اولین فرصت میں دے رہا ہے (کہ دیر کرنا نفاق کی علامت ہوگی)

(۲) بس عرض ہے کہ میں مع اپنی بیوی اور بچوں کے ایسے شخص کو جو (نعوذ باللہ) حضور کی موت کا متمنی ہے۔ خدا اور رسول اور سلسلہ احمدیہ کا دشمن جانتا ہوں (کیونکہ حضور کی زندگی سے ہی اسلام کی

نشأۃ ثانیہ غالب ہے) اور ایسے بدبخت پر لعنت کرتا ہوں اور اس سے بات کا اظہار کرتا ہوں کہ اگر ایسے ملعون کو اس کی مالی منفعت (جو اس کے لئے بہتر تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی میں ان تمام لوگوں کو بھی جن کے متعلق یقین ہے کہ وہ اس دشمن سلسلہ کے بھائی یا خاندان ہیں) جماعت کا دشمن بدخواہ اور بدبخت جانتا ہوں خواہ اس گروہ میں کوئی بظاہر بزرگ ہو۔ معزز عہدہ دار جماعت ہو یا کسی خلیفہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے تا عاقبت خراب نہ ہو۔

(۲) خلفاء راشدین کے زمانہ کے حالات کا علم رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ فتنوں کا ظہور حضرت عثمان رضی کے وقت میں نمایاں طور پر ہوا تھا۔ مگر اس کا آغاز حضرت عمر رضی کے وقت میں ہو چکا تھا مگر وہ دبا ہوا تھا۔ اور اس وقت بھی حضرت خلیفہ اول رضی کے بیٹے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی نے ہی حضرت عثمان کی شہادت میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اور اس کی بہن بھی بانی اسلام کے نکاح میں تھی اسی طرح اب بھی ہو رہا ہے جیسا کہ عاجز نے تین سال ہوئے عرض کیا تھا کہ حضور کا زمانہ خلافت چونکہ بفضل خدا بہت لمبا ہوگا۔ اس لئے حضرت عمر۔ حضرت عثمان اور علی (رضوان اللہ علیہم) تینوں کے زمانہ کے واقعات حضور کے وجود باجود میں دہرائے جائیں گے۔ جن کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں حضور کی خلافت کا عمر رضی والا زمانہ حضور پر قاتلانہ حملہ کے ساتھ ختم ہو گیا مگر دشمن کا منصوبہ ناکام رہا۔ اب عثمانی دور شروع ہے جس میں اب اندرونی حملہ کی کوشش ہوگی۔ اور اس میں بھی کسی خلیفہ کا بیٹا نمایاں حصہ لے گا (واللہ اعلم) پس ہمارا یہ فرض ہے کہ جماعت کو ان فتنوں کے اسباب اور ان کے ازالہ کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جس کے لئے بہتر ہے کہ حضور کا لیکچر اسلام میں اختلافات کا آغاز زیر مطالعہ رکھنا ہوگا تا وہ دھوکا نہ کھا سکے) اور ہر طرح چوکس رہنا ہوگا۔ واللہ الموفق۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بعض امور مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی کو الگ لکھے تھے۔ اس میں بھی حکمت یہی تھی۔ کہ ان کی اولاد پر حجت تمام ہو۔ ان کو غالباً تاریخ خلفاء کی روشنی میں یا کشفی طور پر معلوم ہو گیا ہوگا کہ کسی زمانہ میں ان کا کوئی بیٹا (یا پوتا) مصلح موعود کی خلافت کو ختم کرنے کا متمنی ہوگا۔ پس تبصرہ کی حکمت تدبر کرنے والوں پر واضح ہے۔

(۵) عاجز کو معلوم ہے کہ اگر یہ خط شائع ہوا تو دشمن احمدیت اور ان کے دوست مزید ہمارے مخالف ہو جائیں گے۔ مگر مجھے اس کی پرواہ نہیں زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ وہ میرے اور میری اولاد کو مارنے کی کوشش کریں گے۔ مگر یہ تو ہماری بہت سعادت ہوگی یعنی شہادت جس کی تمنا ہر مسلمان کو ہونی چاہیئے۔

(۶) آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا اور میری اولاد کا خاتمہ ایمان بالخلافت اور اہل بیت کی محبت۔ خدمت اور حفاظت پر کرے۔ جو دعا عاجز پندرہ سال سے کر رہا ہے آمین والسلام

خاکسار خادم ڈاکٹر رشید فراز خان جناح کالونی ۵۲۰م۔ لائلپور ۲۵؍۶؍۵۶ء

خط پر تبصرہ

یہ بالکل درست ہے کہ حضرت عثمان رضی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں میں حضرت ابو بکر رضی خلیفہ اول رضی کا بیٹا شامل تھا۔ مگر اس کا نام عبد الرحمن نہیں تھا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ عبد الرحمن ایک نہایت نیک صحابی تھے۔ وہ دیر سے اسلام لایا تھا۔ بدر کے وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ مگر بعد میں جب اسلام لایا تو نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس نے دکھلایا۔ حضرت ابو بکر رضی کے جس بیٹے نے حضرت عثمان رضی کے قاتلوں کے ساتھ تعاون کیا وہ اور ماں سے تھا اور حضرت عثمان پر جب اس نے حملہ کیا تو حضرت عثمان رضی نے اس سے کہا کہ اگر اس جگہ پر تیرا باپ (یعنی ابو بکر رضی) ہوتا یہ جرأت کبھی نہ کرتا تب اس کی ایمانی رگ پھڑک اٹھی اور وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ تاریخ اسلام نے کبھی اس کے ابو بکر رضی کا بیٹا ہونے کا لحاظ نہیں کیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کو یہ غلطی لگی ہے کہ ایسے ہی واقعات اب ظہور میں آئیں گے۔ میں صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ پسر موعود بھی ہوں۔ میرے ساتھ معاملات الہام کے مطابق چلیں گے نہ کہ تاریخ کے مطابق۔ گو ممکن ہے آپس میں تھوڑی بہت مشابہت باقی ہو۔ میرے دل میں بھی کبھی کبھی یہ خیال آتا رہا ہے کہ میری خلافت کے لمبا ہونے کی وجہ سے بعض بے دین نوجوان یہ خیال کریں کہ ہمیں اور ہمارے خاندانوں کو اس شخص کی عمر کی لمبائی نے اس عہدہ سے محروم کر دیا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں کو آسمانی لعنت تو ملے گی۔ لیکن خدائی عزت نہیں ملے گی۔

مرزا محمود احمد

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

حضرت عثمان رضی کے وقت میں ذراسی غفلت نے اتحادِ اسلام کو برباد کر دیا تھا

بعض کمزور طبع احمدی کہتے ہیں کہ کیا چھوٹی سی بات کو بڑھا دیا گیا ہے۔ لاہور کا ہر شخص جانتا ہے کہ عبد الوہاب ناتراشقل ہے۔ پھر ایسے شخص کی بات پر اتنے مضامین اور اتنے شور کی ضرورت کیا تھی۔ حضرت عثمان رضی کے وقت میں جن لوگوں نے شور کیا تھا۔ ان کے متعلق بھی صحابہ رضی یہی کہتے تھے کہ ایسے ذلیل آدمیوں کی بات کی پرواہ کیوں کی جاتی ہے۔ حال ہی میں مری پر عیسائیوں نے حملہ کیا تھا۔ اور ایک یہ اعتراض کیا تھا کہ تبوک کے موقعہ پر تمہارے رسول ہزاروں آدمیوں کو لے کر چلتی دھوپ میں اور بغیر سامان کے سینکڑوں میل چلے گئے۔ جب وہاں گئے تو معلوم ہوا کہ معاملہ کچھ بھی نہیں۔ کوئی رومی لشکر وہاں جمع نہیں تھے۔ اگر وہ رسول تھے تو اتنی بڑی غلطی انہوں نے کیوں کی۔ کیوں نہ خدا تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ یہ خبر جو رومی لشکر کے جمع ہونے کی آئی ہے غلط ہے۔ تبوک کا واقعہ یوں ہے کہ پہلے ایک عیسائی پادری مدینہ میں آیا۔ اور مکر سے اس نے مدینہ کے منافقوں سے سازباز کیا۔ اور ان کو تجویز بتائی کہ اس کے رہنے اور تبلیغ کرنے کے لئے وہاں ایک نئی مسجد بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قبا نامی گاؤں میں ایک نئی مسجد بنا دی وہ شخص چھپ کر وہاں آیا۔ اور ان کو یہ کہہ کے روم کی طرف چلا گیا کہ میں رومی حکومت کو اکساتا ہوں تم ادھر یہ مشہور کر دو کہ رومی لشکر سرحد عرب پر جمع ہو گیا ہے۔ جب محمد رسول اللہ اسلامی لشکر سمیت اس طرف جائیں گے اور وہاں کسی کو نہ پائیں گے اور سخت مایوس ہو کر لوٹیں گے تو تم مشہور کر دینا کہ یہ دیکھو مسلمانوں کا رسول۔ بات کچھ بھی نہ تھی۔ مگر اس نے اس کو اتنی اہمیت دے دی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کی تائید کی۔ اور صرف تین آدمی جو سینکڑوں کے لشکر میں سے پیچھے رہ گئے تھے ان کی سخت ملامت کی۔ اور ان میں ایک کا بائیکاٹ کر دیا۔ حالانکہ جب رومی لشکر تھا ہی نہیں۔ تو تین چھوڑ کے تین ہزار آدمی بھی نہ جاتا تو اسلام کا کیا نقصان تھا قرآن کو تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ پیچھے رہنے والے بڑے عقلمند تھے۔ اور جو لوگ اپنی فصلیں تباہ کر کے گرمی میں محمد رسول اللہ کے ساتھ گئے وہ بڑے احمق تھے۔ اس واقعہ میں ہم کو یہ بتایا گیا ہے کہ واقعہ خواہ کچھ بھی نہ ہو اگر مسلمان کو پتہ لگ جائے کہ منافق دین کے لئے کوئی خطرہ ظاہر کر رہے ہیں تو ساری امت مسلمہ کو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور جو کوئی اس میں سستی کرے گا۔ وہ مسلمانوں میں سے نہیں کہا جائے گا اور مسلمانوں کو اس سے مقاطعہ کرنا ہوگا۔ اب تبوک کے واقعہ کو دیکھو جو قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ بیان ہے اور دیکھو کہ احمدیوں میں سے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اتنی چھوٹی سی بات کو اتنا کیوں بڑھایا جا رہا ہے اور کیا انکے ساتھ بولنا چالنا احمدیوں کے لئے جائز ہے اگر وہ احمدی کہلا سکتے ہیں اور ان کے ساتھ بولنا چالنا جائز ہے تو پھر قرآن اور محمد رسول اللہ نے تبوک کے موقعہ پر غلطی کی ہے جس وقت کہ معاملہ چھوٹا ہی نہیں تھا بلکہ تھا ہی نہیں۔ اور پھر وہ لوگ بتائیں کہ حضرت عثمان رضی کے وقت میں شرارت کرنے والے لوگوں کو حقیر قرار دینے والے لوگ کیا بعد میں اسلام کو جوڑ سکے۔ اگر وہ اس وقت منافقوں کا مقابلہ کرتے تو نہ ان کا کوئی نقصان تھا نہ اسلام کا کوئی نقصان تھا۔ مگر اس وقت کی غفلت نے اسلام کو تباہ کر دیا اور اسلام کو برباد کر دیا۔

والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۲۸؍۷؍۵۶ (الفضل ۲۹؍۷؍۵۶)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تحریر ہے۔ کہ کرنل محمود صاحب کا بھی رپورٹوں میں نام آیا ہے ان کا کوئی تعلق فتنہ سے نہیں جب وہ دھوکہ دے کر ان کے گھر رہا۔ مگر ان کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک قادیانی صدیق ان کے گھر بھجوا دیا۔ اور اس نے ان کو سارا حال اس کا بتا دیا۔ جس پر انہوں نے اس کو نکال دیا۔ کوئی دوست کرنل صاحب پر بدظنی نہ کریں۔ (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

منافقوں کی مزید پردہ دری

احباب جماعت احمدیہ!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ایک خط میری بیوی اُمِّ متین کے نام آیا ہے جس کا لکھنے والا اپنے آپ کو عورت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ربوہ کے لوگوں سے واقف ضرور ہے۔ کیونکہ اس نے پتہ پر "آپا مریم صدیقہ و چھوٹی آپا" لکھا ہے۔ اس اپنے آپ کو عورت ظاہر کرنے والے مرد نے جو ئی ۲۹ء کے "مباہلہ" کے پرچہ کا ایک کٹنگ بھی بھیجا ہے۔ خط لکھنے والے کا خط اتنا خراب ہے۔ اور اس نے بگاڑ کر پنسل سے اس طرح لکھا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ مباہلہ اخبار وہی ہے جو کسی زمانہ میں جھوٹے خط بنا کر اپنے اخبار میں شائع کرتا رہتا تھا۔ اور ان خطوں پر لکھا ہوتا تھا نقل مطابق اصل اور سا تھ اکثر خطوں میں یہ ہوتا تھا کہ میں مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ گمنام شخص سے مباہلہ کون کر سکتا ہے۔ یہ فقرہ صرف اس لئے بڑھایا جاتا تھا کہ احمق لوگ اس سے متاثر ہو جائیں اس بات کو بھی ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کی وہ کونسی عورت ہے جو ۲۷ سال پہلے مباہلہ کے کٹنگ کو محفوظ رکھے گی۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ بدبخت جو مباہلہ والوں کی پارٹی میں شامل تھے۔ یا انہوں نے یہ کٹنگ چھپا رکھے تھے کہ کسی وقت ان کو شائع کرینگے یا آج پھر مباہلہ والوں کے دوست مباہلہ والوں سے ان کے پرانے اخباروں کے کٹنگ لے کر جماعت میں پھیلا رہے ہیں۔ اس سے جماعت سمجھ سکتی ہے کہ موجودہ فتنہ کے پیچھے وہی پرانے سانپ ہیں۔ جنہوں نے ایک وقت احمدیت پر حملہ کیا تھا ہمارے ایک دوست نے عراق سے لکھا تھا کہ مباہلہ کے پرچے پیغام بلڈنگ سے اشاعت کے لئے عراق بھیجے جاتے ہیں۔ پس یہ ایک مزید ثبوت پیغامیوں کی شراکت کا ہے۔ ہمارے ایک دوست جو اُس وقت آباد ان کمپنی میں نوکر تھے اور بھیرہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا ایک لڑکا ایسٹ پاکستان میں نوکر تھا۔ ان سے یہ اطلاع ہم کو ملی تھی۔ ان کے نام میں گُل کا لفظ بھی آتا ہے۔ اس وقت مجھے نام بھول گیا اگر ان کو یہ واقعہ یاد ہو تو ایک دفعہ مجھے پھر لکھیں۔ جب ایک پیغامی لیڈر نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہم نے کوئی ایسا پروپیگنڈا عراق میں نہیں کیا۔ تو ان کے ایک رشتہ دار نے یہ کہا تھا کہ یہ جھوٹ ہے میرے پاس اس پیغامی لیڈر نے ان الزامات کی تصدیق لکھ کر بھیجی ہے۔ یہ صاحب کسی وقت کراچی میں رہتے تھے۔

مرزا محمود احمد ۲۹/۷/۵۶

(الفضل ۳۱ر جولائی ۵۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا برقی پیغام

منافقین کی کذب بیانی کا ایک مزید ثبوت

مری ۳۰ر جولائی۔ مری سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے:۔

"مرزا بشیر احمد صاحب تار دیتے ہیں کہ اللہ رکھا یا اسکے ساتھیوں کی طرف سے ان کو کوئی خط موصول نہیں ہوا تھا کہ جس میں ان لوگوں نے ان کو خلافت کی پیشکش کی ہو۔ ان لوگوں نے سراسر افتراء سے کام لیا ہے۔

یہ ان لوگوں کی کذب بیانی کا ایک مزید ثبوت ہے"۔ (خلیفۃ المسیح)

(الفضل یکم اگست ۵۶ء)

مختلف جماعتوں کے پاس جو معلومات ہوں وہ ہمیں مہیا کر دیں

منافقوں کے متعلق بعض نہایت ہی اہم راز اور ظاہر ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض راولپنڈی کی جماعت نے مہیا کئے ہیں۔ بعض ربوہ کی جماعت نے۔ بعض لاہور کی جماعت نے جزاھم اللہ خیراً تھوڑے دنوں میں ترتیب دے کر شائع کئے جائیں گے۔

پیغامیوں کے متعلق نہایت معتبر رپورٹ ملی ہے کہ مقابلہ کی تیاریاں کر رہے ہیں جس کا نام وہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اولاد کی محبت رکھیں گے۔ مگر ہمارے پاس ان کا پرانا لٹریچر موجود ہے۔ وہ اس طرح صرف ہمیں یہ موقعہ مہیا کر دیں گے کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والے ان کی اولاد کے دوست ہیں۔ پس وہ حملہ کریں ہم خوشی سے اس کا خوش آمدید کریں گے۔ وہ صرف اپنا گند ظاہر کرنے کا ایک اور موقعہ ہم کو دیں گے اور کچھ نہیں۔ آخر دنیا اس بات سے ناواقف نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے جن کے ذریعہ سے یہ جماعت بنی ہے یہ وصیت کی تھی کہ ایک خاص شخص ان کے جنازہ میں شامل نہ ہو۔ پس وہ بے شک آئیں اور حملہ کریں اور سو دفعہ حملہ کریں۔ ہمارے پاس بھی وہ سامان موجود ہے جس سے انشاء اللہ ان کے پول کھل جائیں گے۔

اس عرصہ میں مختلف جماعتوں کے پاس جو معلومات ہوں وہ ہمیں مہیا کر دیں۔

والسّلام خاکسار مرزا محمود احمد ۳۰/۷/۵۶

(الفضل یکم اگست ۵۶ء)

ماہوار کارگذاری رپورٹ سیکرٹریان تعلیم و تربیت و مبلغین صاحبان

بذریعہ اعلانات اخبار "بدر" و انفرادی خطوط مبلغین حضرات و سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی تعلیمی و تربیتی ماہوار رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ بھجوایا کریں۔ لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ سوائے چند جماعتوں کے و چند مبلغین کے باقی جماعتیں و مبلغین غفلت کر رہے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ ان جماعتوں کے تعلیمی و تربیتی حالات کا علم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی بر وقت ہدایات بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جماعت میں کوئی عہدہ حاصل کر لینا اور ادائیگی فرائض میں غفلت کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ پس مبلغین حضرات و سیکرٹریان تعلیم و تربیت سے گذارش ہے کہ وہ رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اور ہر ماہ یکم تاریخ کو رپورٹ ارسال کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے ماتحت عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان تعلیم و تربیت کے کام کا جائزہ لیں۔ اور انہیں نظارت ہذا کے مقرر کردہ لائحہ عمل پر گامزن ہونے کی تاکید کریں۔ نیز ماہوار رپورٹ ارسال کرنے کے لئے توجہ دلا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اِطلاع

منافقین کے نازہ فتنہ کے بارہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر پیغامات اور ارشادات اب تک الفضل میں شائع ہو کر یہاں موصول ہوئے یکجائی طور پر درج کر دی گئی ہیں۔ اور جو آئندہ شائع ہوں گے ان کی اشاعت کا بھی اسی طرح اہتمام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ خواہ اس پرچہ کی طرح اس کے صفحات بڑھانے پڑیں۔

(ادارہ)

خطبہ جمعہ

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراہیم ع)

(ترجمہ) اگر تم میری نعمتوں کے شکرگذار رہوگے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ انعام دوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو یاد رکھو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے

خدا تعالیٰ ہمیشہ میرے ساتھ رہا ہے وہ اب بھی میری مدد کرے گا اور منافقت دکھانے والوں کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

جماعت کی موجودہ ترقی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو دیکھ کر تمہارا فرض ہے کہ تم پہلے سے بھی بڑھ کر دین کی خدمت کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ر جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے (محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ وذروا البیع (سورہ جمعہ ع)

اس کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ اے مومنو جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو تم تجارت وغیرہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بھاگو۔ اس آیت کے الفاظ تو بظاہر یہی ہیں کہ جب تمہیں جمعہ کے دن پکارا جائے تو تم تجارت وغیرہ چھوڑ کر نماز کے لئے آجاؤ۔ لیکن درحقیقت

جمعہ کے معنے اجتماع کے ہیں

اور اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب کسی قوم کے افراد کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے اور اس پر مصیبت کے دن ہوتے ہیں۔ تو ان میں دین کی طرف رغبت اور اللہ تعالیٰ کی محبت زوروں پر ہوتی ہے۔ لیکن جب ان کی مصیبت کے دن ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اور قوت اور طاقت انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ تو ان میں منافقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس آیت کا بظاہر تو یہ مفہوم ہے۔ کہ اے مومنو جب تمہیں جمعہ کے دن پکارا جائے۔ تو تم تجارت وغیرہ چھوڑ کر نماز کے لئے آجاؤ۔ لیکن درحقیقت اس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ اے مسلمانو جب تم پر

طاقت اور عظمت کا زمانہ

آجائے تو ایسا نہ ہو کہ تم سست ہو جاؤ تم میں منافقت پیدا ہو جائے اور تم دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاؤ۔ تم پہلے سے بھی زیادہ دین کی خدمت میں لگ جاؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم کو طاقت اور قوت حاصل ہو جاتی ہے تو قرآن ... [illegible] اس کی پہلی حالت بھول جاتی ہے۔ دس سال کی بات ہے کہ

ہندوؤں نے قادیان پر حملہ کر کے احمدیوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ اور وہ بے سروسامانی کی حالت میں پاکستان میں ہجرت کر کے آ گئے۔ اس وقت لاکھوں آدمیوں کو رستہ میں ہی مار دیا گیا۔ ایک اندھیر مچا ہوا تھا۔ اور ہر طرف چیخ و پکار بلند کی جا رہی تھی۔ اس وقت میں لاہور آیا۔ اور یہاں آکر میں نے ایسا انتظام کیا کہ قادیان کے رہنے والوں کے لئے لاریاں میسر آ گئیں چنانچہ میں نے اس وقت حکم دے دیا کہ

کوئی شخص پیدل چل کر نہ آئے

اگر کوئی شخص پیدل چل کر آیا۔ تو وہ میرا نافرمان ہوگا۔ چنانچہ قادیان کے رہنے والے پوری حفاظت کے ساتھ لاریوں پر پاکستان آئے۔ صرف وہ لوگ جنہوں نے میرا حکم نہیں مانا تھا۔ اور وہ لاریوں کا انتظار کئے بغیر قافلوں کے ساتھ پیدل چل پڑے تھے انہیں بٹالہ یا اس کے قریب دیہات کے پاس حملہ آوروں نے مار ڈالا۔ لیکن جن لوگوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور میرے حکم کے مطابق انہوں نے اس وقت تک قادیان نہ چھوڑا جب تک کہ لاہور سے لاریاں وہاں نہ پہنچ گئیں وہ برات کی طرح پاکستان آ گئے۔

پھر میں نے انہیں ربوہ میں لاکر بسایا اور اب ربوہ ایک شہر بن گیا ہے۔ اور یہاں مختلف صنعتیں بھی شروع ہو گئی ہیں اور ہر ایک شخص کو نظر آ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے کس طرح ترقی دے رہا ہے۔

پاکستان کا ایک اخبار نویس

جو لیڈر بھی ہے اور مسلم لیگ کا ممبر ہے ۱۹۵۵ء میں ربوہ آیا۔ اور واپس جاکر اس نے ایک مضمون لکھا کہ ایک طرف لاہور کے پاس امپروومنٹ ٹرسٹ ایک نئی بستی آباد کر رہا ہے اور دوسری طرف مرزائی ربوہ کا شہر بسا رہے ہیں دونوں فریق اپنی اپنی جگہ پورا زور لگا رہے ہیں۔ اب ہم دیکھیں گے کہ ان دونوں بستیوں میں سے کونسی بستی پہلے آباد ہوتی ہے۔ اس وقت میں نے درد صاحب کو کہا۔ آپ اسے جواب میں ایک چٹھی لکھیں اور اس پر صرف ربوہ کا لفظ لکھ دیں اور کہیں کہ تمہارے مضمون کا یہی جواب ہے۔ اب دیکھ لو کہ لاہور اب بھی لوٹا پڑا ہے۔ بلکہ جب وہاں سیلاب آیا اور متعدد مکانات گر گئے تو میں نے یہاں سے بھی سو معمار وہاں بھیجا اور انہوں نے وہاں مکانات تعمیر کئے۔ لیکن وہاں سے کوئی ایک معمار بھی یہاں نہیں آیا۔ پس ربوہ تو شہر کی حیثیت اختیار کر گیا۔ لیکن لاہور ابھی لوٹا پڑا ہے۔

درحقیقت

کسی قوم کا غلبہ

اسی وقت مفید ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے ماضی کو نہ بھلا سکے۔ طاقت اور قوت حاصل ہونے پر منافقت شروع نہ کر دے تم دیکھو جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت مدینہ کے سارے باشندے یہودیوں کے غلام تھے۔ یہودیوں نے پورے شہر پر قبضہ کر رکھا تھا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل مدینہ والوں کو دوبارہ عزت ملی۔ اور پھر انہوں نے دور دور کے علاقے فتح کر کے ان پر حکومت کی لیکن ایک وقت وہ بھی آیا۔ جب مدینہ کے ایک منافق نے یہ کہا تم مجھے مدینہ میں واپس لوٹنے دو۔ پھر تم دیکھو گے کہ مدینہ کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنے وہ کمبخت خود سب سے زیادہ ذلیل شخص یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شہر سے نکال دے گا۔ وہ خبیث خود سب سے زیادہ ذلیل تھا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

تھے۔ لیکن وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ ذلیل قرار دینے لگ گیا۔ گویا ایک وقت تو یہ تھا کہ سارا مدینہ یہودیوں کا غلام تھا۔ لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان کی غلامی دور ہوئی۔ انہیں آزادی نصیب ہوئی۔ تو ان میں سے ایک شخص کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ وہ آپ کو مدینہ سے نکال دے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو بھی اپنے

رسول کے لئے غیرت

تھی اس نے اس شخص کو فوراً سزا دی۔ اس کا بیٹا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ وہ مخلص مسلمان تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو میرے باپ کے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں پہونچی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کے لئے قتل کے سوا اور کونسی سزا ہو سکتی ہے۔ یا رسول اللہ اگر آپ نے میرے باپ کو قتل کی سزا دینی ہو۔ تو میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ کیونکہ اگر اسے کسی اور مسلمان نے قتل کیا۔ تو ممکن ہے کسی وقت مجھے شیطان ورغلا دے اور میں اس مسلمان کو اپنے باپ کا قاتل ہونے کی وجہ سے مار دوں۔ آپ نے فرمایا ہمارا تمہارے باپ کو سزا دینے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اس پر اس نے کہا یا رسول اللہ پھر بھی میری یہ درخواست ہے۔ کہ اگر آپ میرے باپ کو

قتل کی سزا

دینا چاہیں تو اس کام کے لئے مجھے حکم دیا جائے تا آئندہ کسی وقت شیطان مجھے اس کے قتل کے متعلق ورغلا نہ سکے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ ہمارا اسے قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ لیکن اسے پھر بھی تسلی نہ ہوئی۔ جب مسلمان لشکر واپس آیا اور مدینہ کے اندر داخل ہونے لگا تو وہ نوجوان اپنے گھوڑے پر سے کود کر دروازہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ کو کہنے لگا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بے شک معاف کر دیا ہے لیکن میں نے تمہیں معاف نہیں کیا۔ میں جب تک

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا ازالہ

نہ کرو گے تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ گھوڑے سے نیچے اتر اور اپنی زبان سے سب لوگوں کے سامنے یہ اقرار کر کہ میں مدینہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تلوار سے ابھی تمہارا سر قلم کر دوں گا۔ چنانچہ وہ ڈر گیا۔ اور گھوڑے سے نیچے اتر آیا۔ اور اس نے سب لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کیا کہ میں مدینہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے کہا چونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اس لئے میں بھی تمہیں معاف کرتا ہوں۔ اب تو شہر کے اندر داخل ہو سکتا ہے۔ مدینہ والوں کو عزت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملی تھی لیکن ابھی تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ یہ بلوں سے باہر نکل آئے اور کہنے لگے ہم رئیس ہیں۔ ہم معزز اور سردار ہیں۔ حالانکہ کچھ دن قبل وہ یہودیوں کے غلام تھے۔ اور اگر وہ اب رئیس بن گئے تھے تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل بنے تھے بالکل اسی طرح اب بھی ہوا ہے۔ قادیان پر ہندوؤں نے حملہ کر کے احمدیوں کو باہر نکال دیا۔ تو خدا تعالے انہیں میرے ذریعہ

پوری حفاظت کے ساتھ

پاکستان لایا۔ حالانکہ اس وقت یہ حالت تھی کہ ہر طرف مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا تھا۔ اور ان کے اموال اور عزتوں کو لوٹا جا رہا تھا ان دنوں فیروز پور سے ایک قافلہ آیا جو لاکھوں افراد پر مشتمل تھا۔ اور پاکستان کے بارڈر کے بالکل قریب آ کر ان میں سے ایک لاکھ افراد کو حملہ آوروں نے قتل کر دیا۔ لیکن قادیان کے کسی احمدی کو خراش تک بھی نہیں آئی۔ اس وقت بھی بعض منافقوں نے کہا تھا کہ خلیفہ دوڑ کر پاکستان چلا گیا ہے۔ اور انہیں یہ خیال تک نہیں آیا کہ وہ ان کی جانیں بچانے کے لئے انتظام کر رہا ہے اور وہاں سے ان کے لئے ان کے بیوی بچوں کے لئے لاریاں بھجوا رہا ہے۔ اب ذرا ہوش آئی ہے تو یہاں بھی منافق پیدا ہو رہے ہیں جو کئی باتیں بناتے ہیں۔ جب میں تندرست تھا تو یہ لوگ خاموش تھے۔ کیونکہ جانتے تھے کہ میں انہیں جماعت سے جوتیاں لگوا دوں گا۔ لیکن اب میں بیمار ہو گیا ہوں تو چوہے اپنے بلوں سے باہر نکل آئے ہیں۔ اور انہوں نے خیال کر لیا ہے کہ بیماری کی وجہ سے میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکوں گا۔ اور وہ میری ٹانگیں آسانی سے کھینچ سکیں گے۔ لیکن وہ بے وقوف یہ نہیں جانتے۔ کہ میں آج سے نہیں بلکہ ۱۹۰۸ء سے

خدا تعالے کے ہاتھ میں

ہوں۔ اور خدا تعالے نے اس وقت سے لے کر اب تک ہر جگہ میری مدد کی ہے تم جانتے ہو کہ جب میں خلیفہ ہوا۔ تو مولوی محمد علی صاحب کا جماعت میں بہت زیادہ اثر تھا۔ اور مالدار طبقہ ان کے ساتھ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض جب فوت ہوئے اور مولوی محمد علی صاحب اعلان کر کے ساتھ لاہور چلے گئے۔ تو جماعت کے خزانہ میں صرف ۱۸ روپے تھے۔ اور اب خدا تعالے کے فضل سے ہمارا سالانہ بجٹ اٹھارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اگر میں خدا تعالے کے ہاتھ میں نہ ہوتا۔ تو تم مجھے ۱۹۱۴ء میں مار دیتے اور اگر اس وقت میں کسی وجہ سے بچ گیا تھا۔ تو تم مجھے ۱۹۳۴ء میں مار دیتے۔ جب جماعت کا بااثر اور مالدار طبقہ ایک طرف تھا اور میں دوسری طرف تھا۔ پس

خدا تعالے میرے ساتھ ہمیشہ رہا ہے

اس نے اس وقت بھی میری مدد کی جب میں جوان تھا اور طاقتور اور تندرست تھا۔ اور اب بھی وہ میری مدد کرے گا جبکہ میں بوڑھا اور بیمار ہوں اگر اس وقت کسی نے منافقت دکھائی تو یاد رکھو خدا تعالے کی تلوار اسے نیست و نابود کر دے گی۔ اور اس کی آئندہ سات پشت تک کی نسل اس پر لعنت بھیجے گی کہ اس کی وجہ سے انہیں ذلت و رسوائی حاصل ہوئی۔ پس خدا تعالے فرماتا ہے۔ اے مومنو! جب تمہیں یوم الجمعہ نصیب ہو اور تمہیں طاقت اور قوت حاصل ہو جائے۔ تو تم مغرور نہ ہو جاؤ تم دین کی خدمت میں سستی اور غفلت سے کام لینے نہ لگ جاؤ۔ بلکہ اس وقت تم پہلے سے بھی بڑھ کر دین کی خدمت کرو۔

ربوہ کی زمین کو دیکھ لو اسے بھی میں نے ہی خرید کر دیا تھا۔ پھر مکانات بنانے کا سوال آیا تو اکثر احمدی اس حالت میں نہیں تھے کہ وہ مکانات بنا سکیں۔ اور بعض ایسے تھے جو ایمان کا بہانہ بنا کر مکان بنانے سے ہچکچا رہے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جب ہم نے جلد ہی قادیان چلے جانا ہے۔ تو یہاں مکانات بنانے کا کیا فائدہ۔ لیکن میں ہمت سے اپنے ارادہ پر قائم رہا یا یوں کہو کہ خدا تعالے نے مجھے قائم رکھا۔ میں نے

خطبات اور تقاریر میں

احمدیوں کو یہاں آ کر بسنے کے لئے بار بار کہا چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے مکانات تعمیر کئے۔ اور اب یہ ایک شہر بن گیا ہے۔ یہاں پہلے صرف تین خیمے تھے۔ اور اب یہاں پونے چار ہزار مکان بن گیا ہے اور جس رفتار سے مکانات بن رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ چند سال میں دس بارہ ہزار مکانات اور بن جائیں گے پھر میں نے خطبہ پڑھا اور جماعت کے دوستوں کو کہا کہ وہ یہاں انڈسٹریاں جاری کریں۔ چنانچہ جماعت اس طرف بھی توجہ کر رہی ہے۔ برف کا کارخانہ بن چکا ہے۔ اور بعض دوسری

انڈسٹریاں بھی جاری ہو چکی ہیں

ایک مستری نے مجھے ایک سلیٹ بھیجی اور کہا کہ میں نے سلیٹ بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ سلیٹ نہایت اعلےٰ تھی۔ گویا اب خدا تعالے جماعت کے دوستوں کو ایک طرح الہام کر رہا ہے۔ کہ وہ یہاں آ کر صنعتیں جاری کریں۔ اور اس طرح میری وہ بات بھی پوری ہو گئی جو میں نے یہاں پہلے جلسہ پر اپنی افتتاحی تقریر میں کہی تھی کہ ہمیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مقام حاصل ہے۔ اس لئے جو ثمرات

ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں

مکہ والوں کو ملے۔ وہ یہاں کے رہنے والوں کو بھی حاصل ہوں گے۔ اب دیکھ لو۔ ایک مستری جو سائنسدان نہیں۔ اسے خدا تعالے نے عقل دی اور اس نے سلیٹ بنانے کی صنعت شروع کر دی۔ اور انہیں خشک پہاڑوں کے پتھروں سے کام لینا شروع کر دیا۔ پھر جن لوگوں کو میں نے اس کام پر مقرر کیا ہے وہ کئی اور صنعتیں جاری کرنے کے لئے بھی سکیمیں تیار کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالے نے ربوہ والوں کے لئے رزق کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اب غور کرو کہ یہ کس کا کام ہے۔ یہ کسی انسان کا کام نہیں۔ بلکہ خدا تعالے ہی ہے۔ جو سب کچھ کر رہا ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے اس وقت کہاں تھے۔ جب قادیان پر ہندوؤں نے حملہ کیا تھا۔ یہ اس وقت چھپے ہوئے تھے اور پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ کہ خلیفہ کی دہائی ہے۔ کہ ہمیں یہاں سے جلد نکالو۔ اب یہاں امن سے بس گئے۔ تو وہ جو ہی لوگ اس خلیفہ کے خلاف ہو گئے وہ یہ بھول گئے کہ میں ان میں سے ایک ایک آدمی کو لاریوں میں بٹھا کر ہندوؤں سے بچا لایا تھا۔ اور ان میں سے کسی کو میں نے پیدل نہیں چلنے دیا تھا۔ بلکہ میں نے حکم دیا تھا کہ کوئی شخص پیدل چل کر نہ آئے۔ چنانچہ جن لوگوں نے میری بات مان لی وہ لاریوں میں بیٹھ کر لاہور پہنچ گئے اور جنہوں نے میری بات نہیں مانی ان میں سے اکثر فتح گڑھ چوڑیاں اور بٹالہ کے پاس قتل کر دیئے گئے۔ پھر لاہور میں میں نے ان کے کھانے اور رہنے کا انتظام کیا۔ اس کے بعد میں نے

ربوہ کی زمین

خریدی۔ اور انہیں یہاں لے آیا۔ پہلے انہیں کچھ مکانات بنا کر دئے گئے۔ پھر پختہ مکانات بنائے گئے۔ اور ربوہ کو شہری حیثیت حاصل ہو گئی جب یہ سب کچھ ہو گیا اور انہیں امن میسر آ گیا۔ تو ان میں سے بعض منافق اب میرے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ انہیں اس طاقت اور قوت اور جتھہ کے وقت اپنے ماضی کو نہیں بھولنا چاہیئے تھا۔ اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف اللہ تعالے اس آیت میں جو ابھی میں نے پڑھی ہے توجہ دلائی ہے فرماتا ہے اے مسلمانو جب تمہیں طاقت اور قوت مل جائے۔ تمہاری تعداد بڑھ جائے۔ اور تمہیں عزت نصیب ہو جائے۔ اس وقت تم خدا تعالے کو بھول نہ جاؤ۔ بلکہ تم اس وقت یہ خیال کرو۔ کہ جو عزت اور دولت تمہیں ملی ہے۔ وہ سب اس کے طفیل ہے۔ اگر تم طاقت اور قوت کے وقت خدا تعالے کو بھول جاؤ گے اور اتحاد میں رخنہ ڈالو گے۔ تو یہ ناشکری ہو گی۔ اور اس ناشکری کی

عبرتناک سزا

تمہیں ملے گی۔ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ (ابراہیم ع ۱) کہ اگر تم میری نعمتوں کے شکر گذار ہو گے۔ تو میں تمہیں اور بھی زیادہ انعام دوں گا۔ اور اگر تم

کفرانِ نعمت کیا۔ تو یاد رکھو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ میں تمہیں ایسی سزا دوں گا۔ کہ تم حسرت سے کہو گے۔ کہ خدا کرے ہمیں وہ نعمتیں دوبارہ میسر آ جائیں جو ہمیں پہلے ملی تھیں۔ پس

بدقسمت ہے وہ انسان

جو یوم الجمعہ کے وقت خدا تعالےٰ کو بھول جاتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ یوم الجمعہ بھی خدا تعالےٰ نے لایا ہے۔ اور اگر اس نے ناشکری کی۔ اور غرور میں آ گیا۔ تو وہ اسے سخت سزا دے گا۔ تم دیکھ لو۔ جب مسلمان تھوڑی تعداد میں تھے۔ تو انہوں نے اس وقت کی معلوم دنیا فتح کر لی۔ لیکن جب ان کی تعداد بڑھ گئی۔ تو وہ خدا تعالےٰ کو بھول گئے۔ اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ انہیں جو کچھ ملا ہے وہ ان کی عقل اور ان کے

تدبّر کے نتیجہ میں

ملا ہے۔ آخر وہ رسوا ہو کر رہ گئے۔ اگر انسان طاقت اور قوت کے مل جانے پر غرور نہ کرے بلکہ خدا تعالےٰ کا شکرگذار بندہ بن جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی طاقت میں روز بروز زیادتی کرتا چلا جاتا ہے لیکن اگر وہ اس طاقت و قوت کا غلط استعمال کرنے لگ جائے۔ اور اسے خدا تعالےٰ کی بجائے اپنے نفس کی طرف منسوب کرنا شروع کر دے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر خدا تعالےٰ کو دینا آتا ہے تو اسے چھیننا بھی آتا ہے۔ اور کسی نعمت کا نہ ملنا اتنا بڑا عذاب نہیں جتنا نعمت دے کر چھین لینا عذاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ فراخی کے بعد ہم پر تنگی نہ آئے۔ کیونکہ فراخی کے بعد تنگی کئے تو تکلیف زیادہ ہوتی ہے جیسے کہ ہمیشہ سے ہو تو تکلیف کا احساس کم ہوتا ہے۔ لیکن کوئی نعمت دے کر اللہ تعالےٰ واپس لے لے تو انسان اسے بہت زیادہ محسوس کرتا ہے۔ تم دیکھ لو۔ جب مسلمانوں کی تعداد کم تھی تو اس وقت ان کے صدمات بھی زیادہ نہیں تھے۔ لیکن اب چونکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اور انہوں نے ایک وقت تک طاقت اور قوت کی لذت بھی اٹھائی ہے۔ اس لئے اپنی موجودہ رسوائی کو دیکھ کر انہیں بہت زیادہ صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ وہ سپین کو دیکھتے ہیں۔ تو حسرت کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ سپین ہمارا تھا۔ وہ روس کو دیکھتے ہیں تو حسرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ روس ہمارا تھا۔ وہ یورپ کو دیکھتے ہیں تو حسرت کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ یورپ ہمارا تھا۔ وہ اپنی گذشتہ شان و شوکت پر آنسو بہاتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ ہم کیا سے کیا ہو گئے یا تو ہم ساری دنیا پر حکمران تھے اور یا اب ہماری یہ حالت ہے کہ ہم اپنا ہاتھ دوسرے ملکوں کے

آگے پھیلائے ہوئے ہیں۔ اور اگر کوئی ٹھڈہ بھی مارتا ہے تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ایک وقت تھا۔ جب انگلستان پر سپین کی فوج چڑھ آئی۔ تو

انگلستان کی ملکہ

نے ترکوں کو خط لکھا۔ کہ میں نے مسلمانوں کی روایات سنی ہیں۔ کہ وہ عورتوں کی مدد کیا کرتے ہیں۔ اس وقت دشمن نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ میں آپ کو اسلام کی غیرت دلاتی ہوں۔ اور درخواست کرتی ہوں۔ کہ میری اس بے بسی اور بے کسی کی حالت میں میری مدد کی جائے۔ میں نے یورپ کے سفر کے دوران میں وہ مکان دیکھا ہے جس میں ترک جرنیل اُترے۔ وہاں اب بھی دیواروں پر

لاالٰہ الّا اللّٰہ

لکھا ہوا ہے۔ انگریزوں کو علم نہیں تھا۔ کہ یہ کیا لکھا ہے۔ وہ اسے سنگھار کی بیلیں خیال کرتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ سنگھار کی بیلیں نہیں بلکہ لاالٰہ الّا اللّٰہ لکھا ہوا ہے اب کہاں یہ حالت کہ ایک وقت جب انگلستان پر دشمن کی فوجیں چڑھ آئیں۔ تو اس کی ملکہ ترکوں سے مدد کی درخواست کرتی ہے۔ اور لکھتی ہے کہ مسلمان عورتوں کی مدد کرتے چلے آئے ہیں۔ میں بھی ایک بے بس اور بے کس عورت ہوں۔ آپ لوگ میری مدد کریں۔ اور کہاں یہ حالت کہ وہ یورپین طاقتوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھرتے ہیں۔ پھر ایک وقت تھا۔ کہ جب ترکوں کو سپین سے نکال دیا گیا۔ لیکن پھر ایک زمانہ آیا جب انہوں نے دوسرے ممالک کے علاوہ روس کو بھی فتح کر لیا۔ اب پھر انہیں روس دھمکاتا ہے تو وہ ڈر جاتے ہیں۔ جب ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ تو انہیں اس قدر تکلیف نہیں تھی جتنی اب ہے۔ کیونکہ اب یہ چیزیں ایک دفعہ مل کر ان سے چھین لی گئی ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک زمانہ میں روس بھی اس کے ماتحت تھا۔ اور اب وہ انگلستان ٹرکی پاکستان عراق اور ایران سے مل کر

بغداد پیکٹ

میں شامل ہوئے ہیں۔ تا کہ وہ سب مل کر روس کا مقابلہ کر سکیں تو انہیں کتنی تکلیف ہوتی ہو گی۔ حالانکہ ایک وقت وہ بھی تھا جب ان سے ڈر کر پانچ سو میل کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے روس کے بادشاہ کا پیشاب خطا ہو جاتا تھا بس زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ جب انسان کے پاس نعماء نہیں ہوتیں۔ تو وہ زیادہ دکھ محسوس نہیں

کرتا۔ لیکن جب ایک دفعہ نعمتیں مل جاتی ہیں اور پھر چھین لی جاتی ہیں۔ تو اسے بہت زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یاایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الٰی ذکر اللّٰہ وذروا البیع میں

مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے

کہ جب تمہیں طاقت اور قوت میسر آ جائے۔ تو اپنے ماضی کو نہ بھولو۔ تا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری اس طاقت کو قائم رکھے۔ لیکن اگر تم اپنے ماضی کو بھول گئے۔ اور تم نے یہ خیال کر لیا کہ یہ سب طاقت اور رعب تمہیں اپنے علم اور عقل کی بنا پر حاصل ہوا ہے۔ تو خدا تعالےٰ تمہارے شیرازہ کو توڑ کر رکھ دے گا۔ تم بے شک تجارتیں کرو گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تین سو روپے تمہارے گھر آ جائیں۔ لیکن یہ کوئی چیز نہیں۔ کسی قوم کے پاس بے شک دولت ہو۔ لیکن اسے دنیا میں کوئی

عزت اور وقار

حاصل نہ ہو تو وہ زندہ قرار نہیں دی جا سکتی انگریزوں کے زمانہ میں بعض ہندوؤں کے پاس کروڑوں روپیہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن وہ معمولی چپڑاسیوں سے بھی ڈر جایا کرتے تھے میں ایک دفعہ کراچی گیا۔ تو مجھے ایک بنک والے نے بتایا کہ ہمیں فلاں ہندو کو ایک کروڑ روپیہ تک اوور ڈرافٹ (over Draft) دینے کی اجازت ہے۔ پھر ایک دفعہ اس ہندو کو میرا ایک ایجنٹ ملاقات کے لئے آیا۔ وہ پٹھنڈا کا رہنے والا تھا۔ اور پٹھنڈا کی زبان بڑی کرخت ہوا کرتی ہے۔ وہاں کے لوگ "آپ" کی بجائے "تسّوں" کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ ایجنٹ نے خیال کیا کہ یہ

بہت بڑا تاجر

ہے۔ چلو اسے مل آؤں۔ جب وہ میرے پاس آیا۔ تو اس نے بیٹھتے ہی کہا۔ "تسّوں یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمنوں کا جی چاہا۔ کہ تسّوں سے مل لیں۔ اس پر ایجنٹ گھبرا گیا۔ اور اس نے خود گفتگو شروع کر دی۔ اور کہا آپ یہاں تشریف لائے تو میں نے خیال کیا۔ کہ چونکہ یہ بڑے تاجر ہیں اور بنک بھی ان کو ایک کروڑ روپیہ اوور ڈرافٹ (over Draft) دیتا ہے۔ اس لئے میں نے انہیں آپ کی خدمت میں ملاقات کے لئے آؤں۔ اس کا خیال تھا کہ شاید وہ ہندو سنبھل جائے اور "آپ" کا لفظ استعمال کرنے لگ جائے لیکن پھر جب اس نے گفتگو کی۔ تو تسّوں اور

ہمنوں کہنا شروع کر دیا۔ اس پر ایجنٹ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور اس نے کہا۔ آپ ہمیں واپسی کی اجازت دیں۔ کیونکہ آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے اب دیکھو اس ہندو کے پاس بظاہر بڑی دولت تھی۔ لیکن پھر بھی وہ

جاہل اور اَن پڑھ

تھا اور بات کرنے کا سلیقہ تک اسے نہیں آتا تھا۔ اسی طرح پیر منظور محمد صاحب سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں نے کسی شہزادہ سے بندوق مانگی۔ اور شکار کے لئے باہر گیا ایک بنیا نے مجھ سے کہا۔ کہ میں بھی آپ کے ساتھ آ جاؤں گا۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں نے بندوق کندھے پر رکھ لی۔ اس پر اس بنیا نے کہا۔ یہ تم کیا کرتے ہو۔ تم نے بندوق کا منہ میری طرف کر دیا ہے۔ میں نے کہا ڈرو نہیں۔ اس میں کارتوس نہیں ہیں۔ اس نے کہا کارتوس نہ ہوں۔ تب بھی یہ بندوق انسان کو مار دیتی ہے۔ انگریزی چیز بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر کسی انسان میں اس قدر کم عقل ہو۔ تو دولت کا کیا فائدہ۔ درحقیقت طاقت اور قوت بھی اسی وقت مفید ہوتی ہے۔ جب عقل پائی جاتی ہو۔ عقل کے بغیر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کو دیکھ لو۔ اسلام لانے سے پہلے ان کی حالت کس قدر گری ہوئی تھی۔ وہ لوگ گوہیں کھاتے تھے اور ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے ایران پر حملہ کیا۔ تو بادشاہ نے اپنے درباریوں سے کہا کہ میں یقین نہیں کر سکتا کہ

عرب کے رہنے والے

میرے ملک پر حملہ آور ہوئے ہوں۔ وہ تو نہایت ذلیل لوگ ہیں۔ انہیں میرے ملک پر حملہ آور ہونے کی جرأت کیسے ہو سکتی ہے تم ان کے جرنیل کو پیغام دو۔ کہ مجھ سے آ کر ملے۔ چنانچہ اس کا پیغام اسلامی جرنیل کے پاس پہنچا۔ انہوں نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ کے ہمراہ بادشاہ ایران کے پاس بھجوا دیا۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں نیزہ تھا اور دربار میں لاکھوں روپیہ کی قالینیں بچھی ہوئی تھیں۔ وہ صحابی قالینوں پر اپنا نیزہ مارتے ہوئے گذرے گئے۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا کہ لاکھوں روپیہ کی قالینیں ہیں۔ لیکن یہ شخص ان پر نیزہ مارتے ہوئے آ رہا ہے۔ جب وہ صحابی رضی اللہ عنہ قریب پہنچ گئے۔ تو بادشاہ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تم لوگوں کو مجھ پر حملہ آور ہونے کی کس طرح جرأت ہوئی ہے۔ تم لوگ تو اس قدر ذلیل تھے کہ تم گوہ کا

گوشت کھایا کرتے تھے۔ اور اپنی ماؤں سے بہنے نکاح کر لیا کرتے تھے۔ یہ تمہارا کام ہے۔ اگر تم نے جو کچھ تمہارے سپاہی کو ایک اشرفی اور میرا افسر کو دو اشرفی دوں گا تم واپس چلے جاؤ۔ اور ملک کا ارادہ چھوڑ دو۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ بادشاہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہماری یہی حالت تھی۔ ہم گوہیں کھاتے تھے اور ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے لیکن اب ہماری وہ حالت نہیں۔ اب خدا تعالے نے ہم میں اپنا ایک رسول مبعوث کیا ہے۔ جس نے ہمارا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ اور اس نے ہمیں

حلال و حرام کی تمیز

سکھا دی ہے۔ اب وہ زمانہ چلا گیا۔ جب لوگ ہمیں رشوت دے کر اپنی بات منا لیتے تھے۔ اب جب تک ہم تمہارا تخت فتح نہ کر لیں گے۔ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ بادشاہ نے کہا۔ یاد رکھو میں تمہیں اس گستاخی کی سزا دوں گا اس پر اس نے اپنے ایک سپاہی کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ ایک بورا مٹی سے بھر لاؤ۔ جب وہ مٹی کا بورا لے آیا۔ تو اس نے مسلمان افسر سے کہا آگے آؤ۔ وہ آگے آگئے۔ اس نے کہا نیچے جھکو۔ اس پر وہ نیچے جھک گئے۔ اس نے مٹی کا بورا ان کی پیٹھ پر رکھ دیا۔ اور کہنے لگا جاؤ میں اب اس بورے سے زیادہ تمہیں کچھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ میں نے تمہیں اشرفیاں پیش کی تھیں۔ لیکن تم نے انہیں قبول نہ کیا۔ اب تمہیں اس بورے کے سوا اور کچھ نہیں مل سکتا۔ وہ صحابی وہ بورا اُٹھا کر جلدی سے باہر نکل گئے۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آباؤ بادشاہ ایران نے

ایران کی زمین

خود ہمارے سپرد کر دی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور لشکر کی طرف روانہ ہو گئے۔ مشرک تو وہمی ہوتا ہے بادشاہ نے جب یہ بات سنی۔ تو اس نے لوگوں سے کہا۔ جلدی جاؤ اور اس مسلمان افسر سے مٹی کا بورا لے آؤ۔ لیکن وہ اس وقت بہت دور نکل چکے تھے۔ اب دیکھو گوہیں کھانے والوں کی کس قدر عقل ماری گئی تھی۔ پہلے تو وہ تالیں جیسی چیزیں مارتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ اور جب بادشاہ نے جب ان کی پیٹھ پر مٹی کا بورا رکھا۔ تو وہ کہنے لگے بادشاہ ایران نے ایران کی زمین خود ہمارے سپرد کر دی ہے۔ چنانچہ واقعہ مسلمانوں نے ایران کو فتح کر لیا پس

جماعت کو یوم جمعہ کی قدر کرنی چاہئیے۔ کیونکہ یہ خبر بھی خدا تعالے کی طرف سے ہی آتا ہے۔ اور جہاں وہ غلبہ اور حکومت دیتا ہے۔ وہاں وہ جب چاہے اسے چھین بھی سکتا ہے۔ کوئی دن تھا۔ کہ قادیان کے اردگرد دیہات میں بھی ہمارا کوئی مبلغ نہیں تھا۔ لیکن اب

دنیا کے ہر علاقہ میں ہمارے مبلغ

موجود ہیں

اور آئندہ وہ وقت آئے گا۔ جب ہر قصبہ اور ہر شہر میں ہمارا مبلغ ہو گا۔ پس یہ غلبہ جو تمہیں حاصل ہوا ہے۔ یہ بھی خدا تعالے نے ہی تمہیں دیا ہے۔ تم اس کی قدر کرو۔ اگر تم اس کی ناشکری کرو گے۔ اگر تم منافق بنو گے۔ اور خدا تعالے کے مالوں کو اپنے گھروں میں سمجھاؤ گے تو خدا تعالے کی گرفت سے تم محفوظ نہیں رہ سکو گے۔ اگر تم میں ایمان تھا۔ تو تم نے اس قسم کے لوگوں کو کیوں نہ کہہ دیا کہ تم منافق ہو۔ اور تم نے ان کی زبان بند کیوں نہ کی کیا تم نہیں جانتے کہ یہ یوم جمعہ تمہیں خدا تعالے نے ہی دیا ہے۔ کبھی وہ دن تھا۔ کہ تم ماریں کھاتے تھے۔ مگر آج ساری دنیا تمہاری طاقت کی معترف ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں ایک شخص مرزا حیرت آپ کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ وہ شخص بہت چالاک اور ہوشیار تھا۔ اس نے بعد میں ایک اخبار بھی نکالا تھا۔ اسے شرارت سوجھی اور وہ انسپکٹر پولیس بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگیا۔ اور کہنے لگا۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ پوچھنے آیا ہوں۔ کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں چنانچہ بعض احمدی اس کی اس شرارت کی وجہ سے ڈر بھی گئے۔ لیکن بعد میں پتہ لگ گیا کہ اس نے فریب کیا ہے۔ اور بعض احمدیوں نے اسے ڈانٹا بھی۔ اس کے بعد وہ ایک پروفیسر نے جو پٹھان تھا۔ تقریر کی اور کہا کہ مرزا مسیح موعود بنا پھرتا ہے۔ وہ مل گیا۔ تو مرزا حیرت انسپکٹر پولیس بن کر اس کے پاس چلا گیا۔ وہ کوٹھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ حالانکہ یہ بات بالکل جھوٹ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیچے دالان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈر کے مارے جلدی سے نیچے اترا۔ تو سیڑھی سے پاؤں پھسل گیا۔ اور وہ منہ کے بل زمین پر آگرا۔ اللہ تعالے کو اس کی کذب بیانی پر غیرت آئی وہ شخص رات کو اپنے مکان کی چھت پر سویا ہوا تھا کہ سوتے

سوتے اس کا دماغ خراب ہوا۔ وہ نیند میں ہی اٹھا۔ اور کوٹھے سے زمین پر گر کر ہلاک ہو گیا۔ غرض

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

اگر وہ فوری طور پر کسی کی خبر لے سکتا ہے۔ تو سو سال بعد بھی اس کی خبر لے سکتا ہے۔ عبداللہ آتھم کو ہی دیکھ لو۔ جب اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دجال کہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا۔ کہ تم نے خدا تعالے کے ایک راستباز کو دجال کہا ہے۔ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ اس وقت فوت ہو چکے ہیں بلکہ

یاد رکھو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ اور وہ تمہیں اس گستاخی کی وجہ سے کچل کر رکھ دے گا۔ تو اس پر عبداللہ آتھم سخت گھبرایا۔ اور اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ میری توبہ۔ میں نے اس قسم کی کوئی گستاخی نہیں کی۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فوت ہوئے ۱۳۰۰ سال ہو چکے تھے۔ ملک پر

انگریزوں کی حکومت

تھی۔ اور عبداللہ آتھم انگریزی حکومت کا ایک افسر تھا۔ اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کہا۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خدا

اب بھی زندہ خدا ہے

اور وہ تمہیں اس گستاخی کی سزا دے گا۔ تو وہ کہنے لگا۔ میری توبہ۔ میں نے ایسی گستاخی نہیں کی۔ پس یاد رکھو۔ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور پھر اس امر کو بھی اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ تعالے نے جو تمہیں طاقت عطا کی ہے۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہے پھر اس نے آخر کام میرے ہاتھ سے کرائے ہیں۔ لیکن جماعت کے بعض لوگوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ بلکہ جب خدا تعالے نے انہیں تعداد میں زیادہ کر دیا۔ تو وہ منافق بن گئے۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ اگر انہوں نے راستہ کو چھوڑا۔ تو اللہ تعالے ان کو کچل کر رکھ دے گا۔ اور دس نسل تک ان کی اولاد ان پر لعنت کرے گی اور کہے گی کہ ان کے آباء اجداد فتنہ پرداز تھے۔ جنہوں نے منافقت دکھائی

اور ہمیں بدنام کر دیا۔ اگر وہ اپنے وعدہ پر قائم رہتے اور

خدا تعالے کی نعمتوں کی ناشکری

نہ کرتے۔ تو وہ منافقت نہ دکھاتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم تعداد میں بہت تھوڑے تھے پھر اللہ تعالے نے تمہیں بہت زیادہ بڑھایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو آخری جلسہ سالانہ ہوا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد سات سو تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا۔ اب تو جماعت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کی طرف سے ہمارے سپرد جو کام تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خلافت کے آخری جلسہ سالانہ پر دس گیارہ سو دوست جمع ہوئے۔ مگر اب عیدین کے موقعہ پر بلکہ بعض اوقات جمعہ کی نماز میں ہی دس دس ہزار دوست آجاتے ہیں۔ یہ ترقی خدا تعالے نے ہی تمہیں عطا کی ہے۔ اگر تم نے اس کی ناشکری کی تو یاد رکھو۔ جو خدا تمہیں بڑھا سکتا ہے۔ وہ گھٹا بھی سکتا ہے۔ تمہارا کام تھا کہ تم اس وقت توبہ کرتے

خدا تعالے سے اپنے گناہوں کی معافی

طلب کرتے اور کہتے اے خدا۔ تو نے ہی ہمیں بڑھایا ہے اور ہم تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو ہمیں کم نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ بڑھاتے چلے جانا تاکہ ہم تیرے نام کو بلند کر سکیں۔ اور تیری توحید کو دنیا میں پھیلاتے رہیں۔

خطبہ ثانیہ

کے بعد فرمایا:

باوجود بیماری کے میں عید پڑھانے یہاں آگیا تھا کل خطبہ کی وجہ سے طبیعت پر بوجھ بھی پڑا۔ ہوا کل اتفاقاً گرمی زیادہ تیز تھی جس کی وجہ سے صحت خراب ہو گئی۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالے نے

مجھے دو سال کے بعد یہاں عید پڑھانے کا موقع دے دیا

دو سال سے میرا یہاں عید نہ پڑھانا جماعت کے لئے بڑے صدمے کا موجب تھا۔ اس لئے میں تکلیف اٹھا کر بھی یہاں آگیا کہ دوستوں کے دل خوش ہوں۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی

(باقی صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

۳۱ر جولائی ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی وعدہ جات ادا کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید دفتر اول سال ۲۲ دفتر دوم سال ۱۲ کے جن مجاہدین کے وعدہ جات ۳۱ر جولائی تک ادا ہو چکے ہیں ان کے نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں بغرض دعا پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کی قربانی قبول فرماوے اور انہیں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے نو ماہ گذر چکے ہیں مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب تو سال میں سے صرف تین ماہ باقی رہتے ہیں۔ اس لئے بطور یاددہانی تحریر خدمت ہے کہ احباب جماعت کوشش کرکے جلد اپنے اپنے وعدہ جات کی سو فی صدی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان

۳۱ر جولائی ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی وعدہ ادا کرنے والے احباب کی فہرست دفتر اول سال بائیس

۱۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان ۷/-
۲۔ " محمد ابراہیم صاحب خالب قادیان ۱۵/۱/-
۳۔ " عبدالکریم صاحب " ۵/۴/-
۴۔ " فضل الٰہی خاں صاحب مع اہلیہ " ۶/۴
۵۔ " بھائی اللہ دین صاحب " ۲۲/-/-
۶۔ " خدا بخش صاحب طغلواللہ " ۵/۲/-
۷۔ " فخر الدین صاحب مالاباری " ۱۴/-/-
۸۔ محترمہ اہلیہ مرحومہ مولوی محمد عبداللہ صاحب " ۵/-
۹۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب " ۹/۱۲/
۱۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ " " ۶/۶/
۱۱۔ مکرم عبدالقادر صاحب اعوان " ۱۰/۴/-
۱۲۔ " مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب " ۵/-
۱۳۔ " مولوی عبداللہ صاحب مالاباری " ۱۵/-
۱۴۔ بچگان پی ایس سی محمد عبداللہ صاحب حیدرآباد ۱۵/۴/-
۱۵۔ مکرم صالح محمد صاحب سکندرآباد ۵۵/-/-
۱۶۔ محترمہ لیلیٰ بیگم اہلیہ فاضل کرم علی صاحب سکندرآباد ۵/۲/-
۱۷۔ مکرم سیٹھ محمد لاڈلی صاحب یادگیر ۲۸/-
۱۸۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ " ۶۳/-
۱۹۔ " خواجہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حسن صاحب یادگیر ۲۶/-
۲۰۔ مکرم محمد ظہیر الدین صاحب علی پور دکھیڑہ ۵/-
۲۱۔ " ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۵۰/-
۲۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۲۰/-
۲۳۔ " اہلیہ نصیر الدین صاحب وکیل بیگوسرائے ۲۵/-
۲۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب بنگلور ۲۱/-
۲۵۔ " شیخ علی صاحب ظہیر آباد بلا وعدہ حیدرآباد ۱۰/-
۲۶۔ " عبدالحلیم صاحب دیودرگ ۷/-
۲۷۔ محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ بروگڑھ ۱۴/۴
۲۸۔ مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد ۲/-
۲۹۔ محترمہ مسرت النساء بیگم صاحبہ مونگھیر ۵/۱۰/-
۳۰۔ مکرم شیخ سلطان احمد صاحب چک سکن ۲۰/-
۳۱۔ " عبدالرزاق صاحب گونڈہ ۴/-

۳۱ر جولائی تک سو فی صدی ادائیگی دفتر دوم سال ۱۲ میں ادا کرنے والے احباب کے نام درج ذیل ہیں

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب	قادیان	۱۶/۸/-
۲	" والد صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب	"	۵/-/-
۳	محترمہ والدہ صاحبہ " "	"	۵/-/-
۴	" اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/-/-
۵	بچگان " "	"	۵/-/-
۶	مکرم خواجہ دین محمد صاحب	قادیان	۵/۹/-
۷	" ملک عبدالرشید صاحب گجراتی	"	۶/-/-
۸	محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ حیدرآبادی	"	۱۰/۴/-
۹	مکرم نذیر احمد صاحب جورہاٹ آسام	"	۱۰/-/-
۱۰	محترمہ اہلیہ ثانی مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب	"	۵/-/-
۱۱	" اہلیہ اول " " "	"	۵/-/-
۱۲	بچگان " " "	"	۵/-/-
۱۳	مکرم احمد حسین صاحب	"	۱۱/۱۵/-
۱۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۵/۲/-
۱۵	مکرم بھاگ صاحب امرتسری مرحوم	"	۴/-/-
۱۶	" مرزا عبداللطیف صاحب	"	۲۴/۱/-
۱۷	" مستری محمد اسماعیل صاحب	"	۵/۷/-
۱۸	اہلیہ صاحبہ مولوی محمد حفیظ صاحب	"	۵/۷/-
۱۹	مکرم یونس احمد صاحب اسلم	"	۵/۱۵/-
۲۰	اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/۴/-
۲۱	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب	"	۶/۸/-
۲۲	" نذیر احمد صاحب ٹیلر	"	۵/۱۲/-
۲۳	والد صاحب گیانی بشیر احمد صاحب ناصر	"	۱۱/۵/-
۲۴	مکرم مولوی فیض احمد صاحب	"	۱۰/۸/-
۲۵	اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/۹/-
۲۶	مکرم سید محمد محسن صاحب	"	۵/۱۲/-
۲۷	" سید فضل عمر صاحب	"	۱۰/۱/-
۲۸	" فضل الٰہی صاحب گجراتی	"	۵/۳/-
۲۹	" سید محمد موسیٰ صاحب	"	۳/۸/-
۳۰	" مولوی سمیع اللہ صاحب	"	۲/-/-
۳۱	" محمد ایوب صاحب	"	۷/-/-
۳۲	" مولوی بشیر احمد صاحب بانگری	"	۱۵/۵/-
۳۳	" بابا غلام محمد صاحب	"	۱۰/۸/-
۳۴	" محمد شریف صاحب گجراتی	"	۲۵/۲/-
۳۵	اہلیہ صاحبہ و بچگان	"	۶/۲/-
۳۶	" محمد الدین صاحب	"	۱۰/۱۲/-
۳۷	" غلام قادر صاحب	"	۵/۱۳/-
۳۸	" محمد یوسف صاحب گجراتی	"	۵/۵/-

نمبر	نام	مقام	رقم
۳۹	مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری	قادیان	۷/-/۰
۴۰	" کمار عبداللہ صاحب	"	۵/۱۲/-
۴۱	" عبدالغفور صاحب	"	۸/۴/۰
۴۲	اہلیہ صاحبہ "	"	۷/۴/-
۴۳	" ولی محمد صاحب	"	۲۶/۱۲/-
۴۴	اہلیہ صاحبہ "	"	۵/۳/-
۴۵	اہلیہ صاحبہ مولوی محمد دین صاحب	حیدرآباد	۱۳/۵/-
۴۶	سعیدہ بیگم بنت " "	"	۵/۵/-
۴۷	سراج دین حمید ابن " "	"	۵/۵/-
۴۸	نصیر الدین ابن " "	"	۵/۳/-
۴۹	" انور حسین ابن اکبر حسین صاحب	"	۱۶/-/-
۵۰	زبیدہ بیگم بنت " "	"	۱۱/-/-
۵۱	" محمد عبدالعزیز صاحب اوشکندی	"	۱۲/-/-
۵۲	" محمد عبداللطیف صاحب ابن "	"	۱۶/۸/-
۵۳	اہلیہ صاحبہ محمد عبداللطیف صاحب	"	۱۱/۸/-
۵۴	مکرم عبدالمجید صاحب ابن " "	"	۶/-/-
۵۵	نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت "	"	۶/-/۰
۵۶	" محمد عبدالسلام صاحب ابن "	"	۶/-/۰
۵۷	" بشیر احمد صاحب	چنتہ کنٹہ	۵/-/۰
۵۸	" محمد علی صاحب	یادگیر	۲۵/-/-
۵۹	والدہ اکبر عالم صاحب	"	۵/-/-
۶۰	" مومن لطیف صاحب	بیجاپور	۵/-/-
۶۱	شاکرہ خاتون صاحبہ	جمشیدپور	۵/-/-
۶۲	بچگان سید یعقوب الرحمن صاحب	سونگھڑہ	۱۰/۴/-
۶۳	" عجب لال خان صاحب	کیرنگ	۵/۸/-
۶۴	" مصاحب خان صاحب	زنگاڈی	۵/-/-
۶۵	حوا بی بی صاحبہ	"	۵/۴/-
۶۶	" وی عبدالکریم صاحب	بمبئی	۵۲/-/-
۶۷	زینب بی بی صاحبہ	"	۶/-/-
۶۸	" عبدالباری صاحب	"	۵/-/-
۶۹	" عبدالرزاق صاحب بنگلوری	"	۱۰/-/-
۷۰	" سی عبداللہ صاحب	"	۵/-/-
۷۱	" ایم۔ کے حیدر صاحب	منارگھاٹ	۵/-/۰
۷۲	" ایم۔ کے محمد صاحب	"	۱۱/۴/-
۷۳	" ایس وی زین الدین صاحب	پینگاڈی	۳۷/-/-
۷۴	" ایم ابراہیم صاحب	"	۶۵/-/۰
۷۵	" کے۔ ایم علی صاحب	"	۶/-/-
۷۶	" پی پی ایم صاحب	"	۷/۶/-
۷۷	" غلام احمد ملک ولد امیر صاحب	آسنور	۵/-/۰
۷۸	" محمد رمضان صاحب بٹ	پاڑی پورہ	۵/۸/-
۷۹	" محمد جلیل صاحب بٹ		۵/۸/-
۸۰	" ولی محمد صاحب بٹ	"	۵/-/۰
۸۱	" الف دین صاحب	چارکوٹ	۵/-/-
۸۲	" عبدالحق صاحب خادم	"	۵/-/-
۸۳	" حسن محمد صاحب	"	-/۸/-
۸۴	" سیدہ میمونہ اہلیہ ڈاکٹر محمد امام صاحب	بنگلور	۵/۸/-
۸۵	بچگان " " "		۵/-/۰
۸۶	" سید عبدالقیوم صاحب	نیوکیپٹل	۵/۸/۰
۸۷	مکرم سید منظور احمد صاحب	یرکیپٹل	۱۰/-/۰
۸۸	" داور خان صاحب	کیرنگ	۵/-/۰
۸۹	" عبدالغفار صاحب بلا وعدہ	یادگیر	۵/-/۰
۹۰	" محمد خواجہ صاحب غوری	"	۱۲/-/-
۹۱	امۃ السلیم بیگم صاحبہ	"	۱۱/۸/۰
۹۲	" محمد عبدالرحیم صاحب	دیودرگ	۱۰/-/-
۹۳	" عبدالشکور صاحب	بیجاپور	۷/-/-
۹۴	" پی محمد صاحب	مدراس	۸/-/۰
۹۵	" محمد امین خان صاحب	شاہجہانپور	۵/-/-
۹۶	اہلیہ حکیم الدین صاحب	"	۸/۱/-
۹۷	بچگان محمد نظام الدین صاحب	خانپور ملکی	۲۰/-/-
۹۸	" محمد شمس الدین صاحب	مرشدآباد	۵/۴/-
۹۹	" سردار احمد خان صاحب	سانڈھن	۵/۷/۰
۱۰۰	" منشی عبدالحفیظ صاحب	کرحل	۵/۸/-
۱۰۱	مقبول بیگم صاحبہ	البیٹہ	۵/-/۰
۱۰۲	" محمد نور عالم صاحب	بیگوسرائے	۱۴/-/-
۱۰۳	" بشیر الدین صاحب	"	۸/-/-
۱۰۴	" عبدالغفور صاحب	مونگھیر	۱۰/-/۰
۱۰۵	" والدین عبدالمجید صاحب	جمشیدپور	۵/-/۰
۱۰۶	والدین عبدالقدیر صاحب	"	۵/-/۰
۱۰۷	" سید محی الدین صاحب وکیل	رانچی	۴۰/-/-
۱۰۸	" محمد نعیم اللہ صاحب	بھوپال	۷/-/-
۱۰۹	سیدہ امارۃ النساء صاحبہ	سونگھڑہ	۵/-/۰
۱۱۰	" سید وراثت علی صاحب	"	۵/-/-
۱۱۱	" کے سی محمود صاحب	کینانور	۵/۴/-
۱۱۲	کنو بی بی صاحبہ	کیرنگ	۲۵/-/۰
۱۱۳	" محمد ہاشم صاحب	چاولیا گنج	۵/-/-
۱۱۴	" عبدالصمد صاحب	او-ایم-پی	۵/-/-
۱۱۵	" اے کبل حمید صاحب	منارگھاٹ	۵/۲/-
۱۱۶	" وی-اے کریم صاحب	پیانگاڈی	۱۵/-/۰
۱۱۷	" زینب بیگم صاحبہ	سرینگر	۵/-/۰
۱۱۸	احمدی بیگم صاحبہ بلا وعدہ	بنارس	۵/-/۰
۱۱۹	" پی۔ ایس احمد صاحب "	مرکرا	۱۵/-/-
۱۲۰	" فضل الرحمن صاحب "	باڑی پورہ	۵/-/-
۱۲۱	" اے۔ این۔ اے حافظ صاحب بلا وعدہ	ستان کولم	۳۵/-/-
۱۲۲	" لال دین صاحب بلا وعدہ	چارکوٹ	۶/-/-
۱۲۳	" خواجہ غلام محمد صاحب "	بانڈی پورہ	۵/-/-
۱۲۴	فاطمہ بیگم صاحبہ "	"	۵/-/-
۱۲۵	محمودہ بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب بلا وعدہ	"	۵/-/-
۱۲۶	" عبدالکبیر صاحب بٹ بلا وعدہ	"	۵/-/-
۱۲۷	" خواجہ عبدالغنی صاحب "	"	۵/-/-
۱۲۸	" حکیم شمس الدین صاحب بچگان "	"	۱۱/-/-
۱۲۹	اہلیہ صاحبہ عبدالغنی صاحب "	"	۱۰/-/۰
۱۳۰	اہلیہ صاحبہ ثناء اللہ صاحب "	"	۵/-/-
۱۳۱	" پی۔ ایم۔ عنایت اللہ صاحب "	بنگلور	۵/-/۰
۱۳۲	" منصور علی صاحب "	بڑہ پورہ	۷/-/-
۱۳۳	سلیمہ بیگم صاحبہ "	لیستا	۲/-/-
۱۳۴	" سید منور علی صاحب "	علیگڑھ	۵/-/۰
۱۳۵	" محمد سعد اللہ صاحب "	چندائی	۵/۸/-
۱۳۶	" محمد شمس الدین صاحب "	بنگال	۵/-/۰
۱۳۷	" عبدالرحمن صاحب "	بھدرواہ	۱۶/۱/۰
۱۳۸	" شیر خان صاحب	سانڈھن	۵/-/۰
۱۳۹	" سی کنی عبداللہ صاحب	پیانگاڈی	۱۲/۸/-
۱۴۰	" سے پی کنی آمینہ صاحبہ	"	۵/۶/۰
۱۴۱	نجمی محبوب صاحبہ	بھاگلپور	۱۰/-/۰

وکیل المال تحریکات جدید قادیان

خطبہ جمعہ

(صفحہ ۱۶ سے آگے)

قاضی محبوب عالم صاحب

لاہور کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان کی یہ عادت تھی کہ وہ آپ کو ہر روز دعا کے لئے خط لکھا کرتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک جگہ پر شادی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن فریق ثانی رضامند نہیں تھا اسلئے وہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتے کہ حضور دعا فرمائیں کہ یا تو لڑکی مجھے مل جائے یا اللہ تعالیٰ میرا دل اس سے پھیر دے اب مجھے یاد نہیں رہا کہ آیا ان کا دل پھر گیا تھا یا ان کی اسی لڑکی سے شادی ہو گئی تھی بہرحال دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو گئی تھی پھر نہ صرف وہ خود اس نشان کے حامل تھے بلکہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور شخص کو بھی اپنے نشان کا حامل بنایا ہمارے ایک دوست

ماسٹر عبدالعزیز صاحب

تھے۔ جنہوں نے قادیان میں طبیہ عجائب گھر کھول رکھا تھا اس وقت ان کا لڑکا مبارک احمد دواخانہ چلا رہا ہے اور ان کی دوائیاں بہت مقبول ہیں۔ انہوں نے قاضی محبوب عالم صاحب کے متعلق سنا کہ وہ ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قسم کا خط لکھا کرتے ہیں۔ تو انہوں نے بھی روزانہ خط لکھنا شروع کر دیا۔ انہیں بھی ایک ذیلدار کی لڑکی سے جو ان کے ساموں یا پھوپھا تھے محبت تھی۔ وہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتے اور کہتے۔ حضور دعا فرمائیں کہ قاضی محبوب عالم صاحب کی طرح یا تو میرا دل اس لڑکی سے پھر جائے اور یا پھر میری شادی اس سے ہو جائے۔ چنانچہ ان کی وہاں شادی ہو گئی اور مبارک احمد اسی بیوی سے ہے گویا قاضی صاحب نہ صرف خود ایک نشان کے حامل تھے بلکہ ایک دوسرے نشان کے محرک بھی تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں

اس خواہش کا اظہار

کیا تھا کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں چنانچہ ان کا جنازہ یہاں لایا بھی گیا۔ لیکن ان کی اولاد سے یہ غلطی ہوئی کہ وہ لنگر خانہ میں بیٹھے رہے اور جب وقت ہو چکے گی۔ تو مجھے جنازہ پڑھانے کے لئے اطلاع دی۔ حالانکہ وہ رات کے وقت مجھ سے کہہ چکے تھے کہ وہ ساڑھے نو بجے جنازہ لے آئیں گے۔ لیکن ساڑھے نو بجے جب میں نے پرائیویٹ سیکرٹری سے پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تک وہ نہیں آئے۔ اگر وہ اس وقت جنازہ لے آتے تو میں جانتا ہوں ربوہ کے لوگ

بہت مخلص اور ہوشیار ہیں

مسجد میں ایک دفعہ اعلان کیا جاتا۔ تو قریب کے محلوں سے ہی ۶۰ ۔ ۷۰ آدمی آجاتے اور نماز شروع ہونے تک دو ہزار کا مجمع ہو جاتا لیکن وہ لنگر خانہ میں بیٹھے رہے۔ اور اس قسم کے پرانے صحابی کے جنازہ پڑھانے میں جو مجھے لذت محسوس ہوتی تھی۔ اس سے بھی محروم رکھا۔ حالانکہ میرے یہاں ٹھہرنے میں

ایک حکمت یہ بھی تھی

کہ میں ان کا جنازہ پڑھا دوں۔ لیکن ان کی اولاد نے نہ صرف اپنے باپ کی خواہش کو پورا نہ کیا۔ بلکہ مجھے بھی اسس سرور سے محروم رکھا۔ مجھے اُن کے

جنازہ پڑھانے سے

حاصل ہونا تھا۔ بہرحال اب نماز کے بعد میں ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۵۶ء)

منظوری عہدیداران جماعتہائے ہند

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ... [illegible]

۱۔ بڈھالون

۱۔ صدر۔ مولوی محمد ... صاحب۔ بمقام ... ڈاکخانہ ... تحصیل ...

۲۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں دین محمد صاحب

۳۔ سیکرٹری مال۔ عبدالعزیز صاحب

۴۔ امام الصلوٰۃ۔ مولوی محمد ثناء اللہ صاحب

۵۔ محاسب۔ میاں محمد شفیع صاحب

۶۔ محصل۔ محمد عبداللہ صاحب

۲۔ پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ بہار

۱۔ پراونشل امیر۔ سید محمد سلیمان صاحب

14/10 Cross Road 13,
Sadkghora, P.O Agrico
Tatanagar
(Bihar)

۳۔ پنکال

۱۔ صدر مولوی زرقان علی صاحب۔ بمقام پنکال ڈاکخانہ ... ضلع کٹک اڑیسہ

۲۔ سیکرٹری مال۔ لطیف الرحمن صاحب "

۳۔ " تبلیغ۔ محمد خان صاحب "

۴۔ " تعلیم۔ زرقان علی صاحب "

۵۔ " امور عامہ محمد کرم علی صاحب "

۶۔ " ضیافت۔ محمد شمس الحق صاحب "

۷۔ " تحریک جدید۔ محمد مظفر علی صاحب "

۸۔ آڈیٹر۔ محمد زرقان علی صاحب "

۹۔ امین۔ عبدالستار صاحب "

مذکورہ بالا عہدیداران کی منظوری مشروط برائے چھ ماہ دی جاتی ہے۔

۴۔ جماعت احمدیہ ستان کولم

۱۔ صدر۔ اے این اے حافظ صاحب انجمن احمدیہ۔ ڈاکخانہ ستان کولم ساؤتھ انڈیا

۲۔ سیکرٹری برائے جملہ صیغہ جات۔ اے ایم۔ ایس بشیر احمد صاحب انجمن احمدیہ۔ ڈاکخانہ ستان کولم ساؤتھ انڈیا۔

۵۔ بسنہ

۱۔ صدر و سیکرٹری جملہ صیغہ جات۔ سید جلال دین صاحب

بمقام و ڈاکخانہ بسنہ ضلع ... پورکا پل۔

مشروط منظوری برائے چھ ماہ دی جاتی ہے

۶۔ علی پور کھیڑہ

۱۔ سیکرٹری برائے جملہ صیغہ جات۔ قاضی ظہیرالدین صاحب بمقام و ڈاکخانہ علی پور کھیڑہ ضلع بی ... یوپی

۷۔ نندگرام

۱۔ سیکرٹری تبلیغ۔ زین الدین صاحب معرفت امام حسین صاحب احمدی پریذیڈنٹ بمقام نندگرام ضلع ... علاقہ بمبئی۔

۸۔ قادیان

۱۔ جنرل سیکرٹری۔ چوہدری عبدالحق صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔

۲۔ سیکرٹری امور عامہ۔ چوہدری عبدالقدیر صاحب

۳۔ " دعوۃ و تبلیغ۔ بھائی شرف الدین صاحب۔

۴۔ " تعلیم۔ بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت۔

۵۔ " مال۔ دفعدار محمد عبداللہ صاحب

۶۔ " تحریک جدید۔ محمد احمد صاحب عارف۔

۷۔ " وصایا۔ ممتاز احمد صاحب ہاشمی

۸۔ آڈیٹر۔ چوہدری سعید احمد صاحب۔

۹۔ کرڈاپلی

۱۔ سیکرٹری تبلیغ۔ شیخ منصور صاحب۔ بمقام کرڈاپلی ڈاکخانہ ... ضلع کٹک اڑیسہ۔

۱۰۔ جماعت احمدیہ شنیدرہ

۱۔ صدر سیکرٹری تبلیغ۔ میاں بہادر صاحب بمقام شنیدرہ ڈاکخانہ پونچھ تحصیل ... کشمیر

۲۔ سیکرٹری مال و تعلیم۔ محمد ابراہیم صاحب " "

۳۔ محصل عبدالکریم صاحب " "

۱۱۔ جماعت احمدیہ شاہجہانپور

۱۔ صدر۔ حاجی عبدالقدوس صاحب۔ احمدیہ ... بہادر گنج بازار شاہجہانپور۔ یوپی۔

۲۔ سیکرٹری مال قریشی محمد صادق صاحب " "

۳۔ " امور عامہ و تبلیغ۔ قریشی محمد عقیل صاحب " "

۴۔ " تعلیم۔ محمد امین خان صاحب "

مذکورہ بالا عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کیلئے مشروط دی جاتی ہے۔

۱۲۔ باندہ

۱۔ صدر و سیکرٹری جملہ صیغہ جات۔ شیخ قاسم احمد صاحب جرکری۔ بمقام و ڈاکخانہ باندہ ضلع رتناگری علاقہ بمبئی۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی

مولوی عبدالحق صاحب اور مولوی عمر علی صاحب بنگالی جو گذشتہ انقلاب کے بعد سے قادیان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ انہی کے ایک ساتھی مولوی محمد صادق صاحب ناقد نے گذشتہ سال مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ الحمد للہ۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعا۔ (۱) خاکسار ایک لمبے عرصے سے بیمار ہو کر اس وقت ٹاٹا نگر جمشید پور کے جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹروں نے سارے دانت نکلوانے کا مشورہ بھی دیا ہے جبکہ وجہ سے گھبراہٹ ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ ... [illegible]

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ... کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و بابرکات درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار ... درویش قادیان۔

خدا تعالیٰ سے تجارت!

زکوٰۃ دینے سے مالوں میں کمی نہیں آتی!

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں قریباً ہر جگہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا ہے۔ مومن کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ نماز کا۔ گویا کہ اگر کوئی شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ کلام پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھتا ہے۔ اور اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہوتی ہے۔ ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور حرص و بخل کی بیخکنی ہوتی ہے۔ نیز زکوٰۃ کی ادائیگی روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی اور ظاہری تکلیف سے بچنے اور نجات پانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی مال کو پاک کرنے اور اس میں برکت ڈالنے کا باعث ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے کارخانے ہیں کہ جن پر ادائیگی زکوٰۃ فرض ہو چکی ہوتی ہے بعض زمیندار ایسے ہیں۔ جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم آتی ہے۔ مگر افسوس کہ بیشتر لوگ اس فریضہ سے غفلت برتتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے خلاف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی۔ نیز اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تاکیدی ارشاد بھی درج کیا جاتا ہے۔ حضور اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"اے وے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہو وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہو۔ اور کوئی مانع نہ ہو وہ حج کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۵ سائز کلاں)

سو برادران! خدا تعالیٰ کے اس فرمان اور حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے ہمیں ان راہوں پر گامزن ہونا چاہیئے۔ جو خدا اور رسول کی نظروں میں محبوب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔ فقط والسلام

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

اور

احباب جماعت کا فرض

امسال جلسہ سالانہ قادیان بجائے آخر دسمبر کے ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۵۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کا جلسہ سے قبل سو فی صدی وصول ہو جانا ضروری ہے تا کہ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے اخراجات بسہولت پورے ہو سکیں۔

چونکہ ابھی تک اس چندہ کی رفتار بہت سست ہے۔ اکثر جماعتوں کے ذمہ اس چندہ کا بیشتر حصہ بقایا ہے۔ لہذا جملہ احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کا جلسہ سالانہ (جس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے) فوری طور پر ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ تا کہ فنڈ کی کمی کے باعث جلسہ سالانہ کے انتظامات میں کوئی دقت پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ عہدہ داران مال اس چندہ کی اہمیت کو اور ضرورت کو تمام احباب پر واضح کرتے ہوئے یہ سعی فرما دیں گے۔ کہ ماہ جولائی اور اگست کے دیگر چندوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ کی کل رقم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دی جائے۔ اور آخر ستمبر تک جماعت کے کسی فرد کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم بقایا نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ فقط

خاکسار ناظر بیت المال قادیان۔

یوم الجزائر

مورخہ ۴ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ چنبہ میں جماعت احمدیہ چنبہ نے الجزائر کے بے بس اور بے کس باشندگان پر فرانسیسیوں کی بربریت اور ننگ انسانیت مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس کی ایک ایک نقل اخبار الجمعیۃ دہلی۔ ویر بھارت جالندھر۔ اور پرتاپ جالندھر کو بھی بھیجی گئی+

خاکسار غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنبہ ہماچل پردیش